http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | کیم تا ۷ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ دسمبر ۹۹ء | شمارہ نمبر ۲۹

قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں

مرزا قادیانی کی زہر افشانیاں

زبان کی حفاظت

قادیانیت ایک نظر میں

حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

حالاتِ زندگی، اسلامی اور سیاسی خدمات

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

تراویح کے امام کی شرائط کیا ہیں؟

س…… تراویح پڑھانے کے لئے کس قسم کا حافظ ہونا چاہئے؟

ج…… تراویح کی امامت کے لئے وہی شرائط ہیں جو عام نمازوں کی امامت کے لئے ہیں۔ اس لئے حافظ کا متبع سنت ہونا ضروری ہے، داڑھی منڈانے یا کترانے والے کو تراویح میں امام نہ بنایا جائے، اسی طرح معاوضہ لے کر تراویح پڑھانے والے کے پیچھے تراویح جائز نہیں اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

س…… گزشتہ رمضان میں کانچ سے میرا ہاتھ زخمی ہوگیا تھا۔ زخم گہرا تھا لہٰذا ڈاکٹر نے ٹانکے لگانے کے لئے مجھے ایک انجکشن بھی لگایا اور کوئی چیز بھی سنگھائی، پانی پینے کے لئے ڈاکٹر نے اصرار کیا مگر میں نے روزہ کی وجہ سے پانی نہیں پیا، وہاں سے فراغت کے بعد میں ایک مولوی صاحب کے پاس گیا جن سے ذکر کیا کہ مجھے انجکشن دیا گیا اور پھر ٹانکے لگائے گئے۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہارا روزہ ٹوٹ گیا ہے، خود ہی میرے لئے دودھ اور ڈبل روٹی لائے اور کہا کہ کھاؤ اور میں نے کھالیا، تو کیا اب اس روزہ کے بدلہ ایک روزہ کی قضا ہوگی؟ اور میرا یہ عمل ٹھیک ہوا یا نہیں؟

ج…… انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آپ نے چونکہ مولوی صاحب کے "فتوے" پر عمل کیا ہے اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔

س…… اگر کسی نے روزہ کی حالت میں کوئی چیز چکھ لی تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج…… زبان سے کسی چیز کا ذائقہ چکھ کر تھوک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا، مگر بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

منہ سے نکلا ہوا خون مگر تھوک سے کم نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا:

س…… ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں میرے منہ سے خون نکل آیا اور میں اسے نگل گیا، مجھے کسی نے کہا کہ تمہارا روزہ نہیں رہا کیا واقعی میرا روزہ نہیں رہا؟

ج…… اگر خون منہ سے نکل رہا تھا اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون کی مقدار تھوک سے کم ہو اور حلق میں خون کا ذائقہ محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

س…… آنکھ، ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ پر کیا اثر پڑتا ہے، زخم پر دوائی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ دوائی خشک ہو یا مرہم کی طرح ہو؟

ج…… آنکھ میں دوائی ڈالنے یا زخم پر مرہم لگانے یا دوائی لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اور اگر زخم پیٹ میں ہو یا سر پر ہو اور اس پر دوائی لگانے سے دماغ یا پیٹ کے اندر دوائی سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں:

س…… رمضان میں عورت جتنے دن مجبوری میں ہو اس حالت میں روزے رکھنے چاہئیں یا نہیں اگر نہ رکھیں تو کیا بعد میں ادا کرنے چاہئیں یا نہیں؟

ج…… مجبوری (حیض و نفاس) کے دنوں میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں بعد میں قضا رکھنا فرض ہے۔

دوائی کھاکر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا:

س…… رمضان شریف میں بعض خواتین دوائیں وغیرہ کھاکر اپنے ایام کو روک لیتی ہیں، اس طرح رمضان شریف کے پورے روزے رکھ لیتی ہیں، اور فخریہ بتاتی ہیں کہ ہم نے تو رمضان کے پورے روزے رکھے، کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

ج…… یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے عورت پاک ہی شمار ہوگی، اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں، مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو تو جائز نہیں۔

غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے تراویح کی نہیں:

س…… ماہ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رہ جاتے ہیں تو کیا ان کو قضا کرتے وقت نماز تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

ج…… تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے، قضائے رمضان کے روزوں میں تراویح نہیں ہوتی۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸	یکم تا ۷ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ دسمبر ۱۹۹۹ء	شمارہ ۲۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن

آرشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

سرپرست:
حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ:
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ:
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر:
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

(اداریہ) 4
مفتی اعظم اور تردید قادیانیت (قسط نمبر ۲) (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی) 6
قادیانیت ایک نظر میں (حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری) 9
قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں (جناب محمد عمران طاہر کشمیری) 11
فتنہ قادیانیت کی نقاب کشائی (مولانا اللہ وسایا) 13
مرزا قادیانی کی زہر افشانیاں (منصور شاہد غزنوی) 16
حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ۔ حالات زندگی اصلاحی سیاسی خدمات 18
زبان کی حفاظت (شاہینہ قمر اسعد لوی) 21

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی سے (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K
PHONE: 0171-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲ ـ ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

ناشر عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ماہِ مبارک میں خصوصی تعاون کیجئے

ماہ مقدس رمضان المبارک اپنی آب و تاب، نیکیوں کے موسم، رحمتوں کے نزول، مغفرتوں کے اعلان اور جہنم کی خلاصی سے نوید و بشارتوں کے ساتھ مسلمانوں پر سایہ فگن ہو رہا ہے- شیطان قید کر دیئے جائیں گے، فرائض کا اجر ستر گنا اور نوافل کا ثواب فرض کے برابر ہو جائے گا نیکیوں کے ثواب میں کئی گناہ اضافہ کر دیا جائے گا- دن کو ایمان واحتساب کے ساتھ روزہ رکھنے والے اور رات کو ایمان واحتساب کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے قیام کرنے والوں کے گناہوں کی معافی کا اعلان ہوگا- مساجد آباد ہوں گی، سحری کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور نظر عنایت ہوگی- آسمان دنیا پر باری تعالیٰ نزول اجلال فرماتے ہوئے اعلان فرمائیں گے کہ ہے کوئی طلب گار، مجھ سے طلب کرنے پر افطار کے وقت ایک دعا کی قبولیت کا وعدہ نبوی ﷺ کا مشاہدہ ہوتا نظر آئے گا- فجر اور عشا میں لوگ ایک ذوق اور کیفیت کے جذبے سے مسجد کی طرف رواں دواں ہوں گے- آخری عشرہ کی تو کیفیت ہی دوچند ہو جائے گی- ایک رات ایسی عطا کی جائے گی جس کی عبادت کا ثواب ایک ہزار سال کی عبادت کے برابر ہوگا- روح القدس کا نزول ہوگا- فرشتے اطراف عالم میں گشت کر کے لوگوں کی عبادات کا مشاہدہ کر کے رب کائنات کی بارگاہ میں گواہی دیں گے- حرمین شریفین میں تو یہ ماہ تجلیات ربانی کے عظیم ظہور کا مرکز ہوتا ہے دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے حصول کے لئے کہ جس نے ماہ مبارک میں عمرہ کیا گویا اس نے میرے ساتھ حج کیا حرمین شریفین پہنچتے ہیں عمرہ کی ادائیگی کے ساتھ اپنے آقا نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں سلام عقیدت پیش کرتے ہیں- قیام الیل کی دعاؤں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرتے ہیں-

اس ماہ مبارک کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت ہے اس لئے کہ اس ماہ کی مناسبت سے جہاں بہت سی نیکیاں کی جاتی ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھی کام کرنے کو اپنا حرز جان بنالیں- اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علما حق کی واحد جماعت ہے جو گزشتہ ۱۰۰ سال سے اس فریضہ کی انجام دہی میں مصروف ہے- یہ بات کسی مسلمان سے مخفی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کی حیثیت سے اس دنیا میں تشریف لائے اور اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر یہ اعلان فرمادیا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے وہ کذاب اور دجال ہے ایسے شخص کو مسترد کر دو بلکہ ایسا شخص واجب القتل اور واجب الجہاد ہے- یہی وجہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں اسود عنسی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا اور حضرت فیروز دیلمیؓ نے اس کو جہنم رسید کیا- مسیلمہ کذاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا حصہ مانگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا بلکہ دھتکار دیا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا، خرافات بکیں تو خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف جہاد فرمایا اور اس کو کیفر کردار تک پہنچایا- اسود عنسی سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک ۲۷ بڑے کذاب و دجال شخص پیدا ہوئے جنہوں نے کسی نہ کسی درجے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا- برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں نے مسلمانوں کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی، ہزاروں علما کرام کو سولی پر لٹکا دیا، کالا پانی بھیج دیا گیا، اتنے مظالم کئے گئے کہ خود انگریز مورخ چیخ اٹھے، باضمیر لوگوں نے احتجاج کیا لیکن انگریزوں نے مسلمان علما کرام اور دین دار مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوئی کوشش نہیں چھوڑی- مدارس تباہ کر دیئے گئے- مسلمانوں کی ثقافت جرم ٹھہری، اس سے کامیابی حاصل نہیں ہوئی تو پادریوں کے غول کے غول اسلام کو مٹانے اور عیسائیت کو پھیلانے کے لئے ہندوستان پہنچ گئے- گلی گلی اسلام کا مذاق اڑایا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی، خدا کی ذات پر حملے کئے گئے- اسلامی احکامات کی غلطیاں بیان کی گئیں- اس سے بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی تو مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ایک شخص کی پہلی اسلامی شخصیت کو پروجیکٹ کیا گیا، اس کو مشہور کیا گیا، مناظر اسلام، داعی اسلام کی حیثیت سے متعارف کرایا گیا، پادریوں اور ہندوؤں سے مناظرے کرا کر اس کی اسلامی حیثیت کی عظمت مسلمانوں کے دلوں میں نقش کی اور جب محسوس ہوا کہ مسلمان اس سے متاثر ہونے لگے ہیں تو اس کیلئے مجدد، پھر مہدی اور پھر مسیح موعود پھر ظلی، بروزی نبی اور آخر میں خود محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کر دیا اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قابل بنانے کی کوشش کی- مسلمانوں کے لئے یہ بات کیسے برداشت کے قابل تھی اس لئے علما لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا فتویٰ صادر کیا- بعد ازاں دارالعلوم دیوبند کے مفتی رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ صادر کیا- علما کرام نے فوری طور پر تحریک ختم نبوت کا آغاز کیا- امام العصر حضرت

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر کے تمام علماکرام کو جمع کیا اور اس فتنہ کی شرانگیزی سے آگاہ کرتے ہوئے ایک جماعت کو اس کام کیلئے مختص فرمایا اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرا کر کام کا آغاز فرمایا- بھاولپور میں قادیانی کے ساتھ شادی کے سلسلے میں ایک لڑکی کے والد کی جانب سے بھاولپور میں مقدمہ ہوا، بیماری کے باوجود حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بذات خود مقدمہ میں تشریف لے گئے- عدالت میں اعلان کیا کہ اگر قادیانی وکیل چاہے تو میں مرزا کو جہنم میں جلتا ہوا دکھا سکتا ہوں- بہر حال آپ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے حق میں مقدمہ کا فیصلہ ہوا- قیام پاکستان تک مسلمان قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا سدباب کرتے رہے اور انگریز ان کی سرپرستی کرتے رہے- جیل اور قربانیاں علماء دیوبند سے بھرتی چلی گئیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ختم نبوت کے لئے برداشت کرتے رہے- قیام پاکستان کے بعد انگریزوں کے ایماپر قادیانیوں کو پاکستان میں تسلط دینے کے لئے ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا گیا- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا جالندھریؒ، قاضی احسان اللہ شجاع آبادیؒ، کی کوششوں سے تمام مکاتب فکر کے علماکرام نے تحریک ختم نبوت شروع کی- مرزا بشیر الدین محمود نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا اعلان کر دیا- اس کا آغاز بلوچستان سے کرنے کی کوشش کی- ۵۲ء کو ہدف مقرر کیا- امیر شریعت نے ۵۳ میں تحریک کا آغاز کر کے دس ہزار جانوں کا نذرانہ پیش کیا، لاہور میں مارشل لاء لگ گیا- جنرل اعظم نے مسلمانوں کو گولیوں سے بھون دیا- دریا راوی شہیدوں کے خون سے سرخ ہو گیا- ہزاروں علماکرام جانثاران ختم نبوت پورے پاکستان سے جیلوں میں ٹھونس دیئے گئے- بہر حال قادیانیوں کی سازشیں ناکام ہو گئیں- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد قاضی احسان احمد شجاع آبادی ان کے بعد مولانا محمد علی جالندھریؒ، ان کے بعد مولانا لعل حسین اخترؒ، ان کے بعد محدث العصر عاشق رسول حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کام کرتی رہی- ۷۴ء میں چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانے کی پاداش میں نشتر کالج کے طلبا کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا- حضرت مولانا تاج محمودؒ، مفتی زین العابدینؒ، اور فیصل آباد اور دیگر علماکرام فیصل آباد اسٹیشن پہنچے زخمیوں کو امداد دی، اور حضرت بنوریؒ کو اطلاع دی اور تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا- مفکر اسلام مفتی محمودؒ نے حزب اختلاف کے ساتھ مل کر قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کی حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں مجلس عمل تشکیل پائی اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا آغاز ہوا جس میں تمام مسلمانوں نے بھرپور حصہ لیا اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا- بعد ازاں ۱۹۸۴ء میں حضرت اقدس خواجہ خان محمد، مولانا محمد شریف جالندھری، حضرت مفتی احمد الرحمٰن اور مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں اسلام آباد میں مارشل لاء دور میں دھرنا دیا گیا- جنرل ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی ننس جاری کیا- مرزا طاہر اس آرڈی ننس کے خوف سے لندن فرار ہوا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا تعاقب کیا-

مفتی احمد الرحمٰنؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور جمعیت علما برطانیہ کی مشترکہ کوششوں سے لندن میں ختم نبوت دفتر قائم کیا کانفرنسوں کا آغاز ہوا- قادیانیوں کا یورپ میں تعاقب کیا گیا اور الحمد للہ مسلمانوں کے دین کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا- پاکستان کی تمام عدالتوں میں مقدمات کے ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے ساتھ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوایا گیا اس سلسلہ میں مجلس کی خدمات طویل ترین ہیں- پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں دفاتر قائم کر کے مبلغین مقرر کیئے گئے تاکہ جگہ جگہ قادیانیت کا تعاقب کیا جا سکے اس کے ساتھ دینی مدارس کا قیام چناب نگر (ربوہ) میں اور مساجد اور مدارس کے قیام کے ساتھ ساتھ پورے پاکستان بلکہ یورپ کے ایک ایک شہر میں ختم نبوت کی کانفرنسوں کا انعقاد اور کروڑوں کی تعداد میں اردو، انگلش، عربی، جرمن اور مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم، ہر موضوع پر کتابوں کی تالیف اور تقسیم، سرکاری اہلکاروں کو قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ کرنا، کلیدی آسامیوں اور وزارتوں پر قادیانیوں کی تقرری نہ ہونے کی نگرانی کرنا یہ سب اتنے اہم کام ہیں جو ایک حکومت نہیں کر سکتی، لیکن ختم نبوت کے بوریہ نشین اور علماکرام اپنی جانوں کو مشقت میں ڈال کر اس فریضہ کو انجام دے رہے ہیں- حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب، حضرت مولانا یحیٰی مدنی صاحب، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت محمد اکرم طوفانی، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا سلیمان بنوری، قاری سعید الرحمٰن، مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی، مولانا نور الحق نور، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا عبید الرحمٰن، مولانا حسن جان اور دیگر علماکرام کی تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ اس مبارک ماہ میں خصوصی طور پر تعاون فرمائیں- عطیات، صدقات، زکوٰۃ اور دیگر مدات میں رقوم جمع کرائیں تاکہ کام کو زیادہ بہتر طور پر انجام دیا جا سکے اور اس کے ساتھ قادیانیوں کی سرگرمیوں کی اطلاع دیں تاکہ اس کا سدباب کیا جا سکے-

قسط نمبر۲

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مُفتیٔ اعظم اور تردیدِ قادیانیت

مگر چونکہ مرزائیوں نے مسلمانوں کو فریب میں ڈالنے کے لئے خواہ مخواہ کچھ علمی مسائل میں عوام کو الجھادیا ہے اس لئے ان سے بھی اغماض نہیں کیا جاسکتا۔

پھر فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق تو یہ صاحب (احقر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) ایک جامع رسالہ عربی زبان میں لکھ چکے ہیں اور اردو میں لکھ رہے ہیں اور آخر الذکر معاملہ کے متعلق مواد فراہم کر کے مدون کرنے کا سب سے بہتر کام حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کر سکیں گے کہ اس معاملہ میں ان کی معلومات بھی کافی ہیں اور مرزائی کتابوں کا پورا ذخیرہ بھی ان کے پاس ہے، وہ اس کام کو اپنے ذمہ لے کر جلد سے جلد پورا کریں۔

اب مسئلہ رفع و حیات عیسیٰ علیہ السلام رہ جاتا ہے، اس کے متعلق میرے پاس کافی مواد جمع ہے، آپ تینوں صاحب دیوبند پہنچ کر مجھ سے لے لیں اور اپنی اپنی طرز پر لکھیں۔

یہ مجلس ختم ہوگئی مگر حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے قلبی تاثرات اپنا ایک گہرا نقش ہمارے دلوں پر چھوڑ گئے۔ دیوبند واپس آتے ہی ہم تینوں حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلقہ مواد حاصل کیا۔

حضرت مولانا بدر عالم صاحب دامت برکاتہم نے "انی متوفیک ورافعک الی" کی تفسیر سے متعلقہ مواد لے کر اس پر ایک مستقل رسالہ اردو میں بنام "الجواب الفصیح حیات المسیح" تحریر فرمایا جو علمی رنگ میں لاجواب سمجھا گیا اور حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے پسند فرما کر اس پر تقریظ تحریر فرمائی، یہ رسالہ ۱۳۴۲ھ میں شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا۔

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب دامت فیوضہم نے اپنے مخصوص انداز میں اسی مسئلہ پر اردو زبان میں ایک جامع اور محققانہ رسالہ بنام "کلمۃ اللہ فی حیوۃ روح اللہ" تصنیف فرما کر حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی خدمت میں پیش کیا، حضرت ممدوحؒ نے بے حد پسند فرما کر تقریظ تحریر فرمائی اور ۱۳۴۲ھ میں دارالعلوم دیوبند سے شائع ہو کر مقبول و مفید خلائق ہوا۔

احقر ناکارہ کے متعلق یہ خدمت کی گئی کہ جتنی مستند و معتبر روایات حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات یا نزول فی آخر الزمان کے متعلق وارد ہوئی ہیں، ان سب کو ایک رسالہ میں جمع کر دے۔ احقر نے تعمیل حکم کے لئے رسالہ "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" بزبان عربی لکھا اور حضرت ممدوحؒ کی بے حد پسندیدگی کے بعد اسی سال شائع ہوا۔

اس کے بعد حسب ارشاد ممدوحؒ مسئلہ ختم نبوت پر ایک مستقل کتاب اردو زبان میں تین حصوں میں لکھی:

پہلا حصہ "ختم النبوۃ فی القرآن" جس میں ایک سو آیات قرآنی سے اس مسئلہ کا مکمل ثبوت اور ملحدوں کے شبہات کا جواب لکھا گیا ہے۔

دوسرا حصہ "ختم النبوۃ فی الحدیث" جس میں دو سو دس احادیث معتبرہ سے اس مضمون کا ثبوت اور منکرین کا جواب پیش کیا گیا ہے۔

تیسرا حصہ "ختم النبوۃ فی الآثار" جس میں سینکڑوں اقوال صحابہؓ و تابعینؒ اور ائمہ دینؒ اس کے ثبوت اور منکرین اور ان کی تاویلات باطلہ پر رد کے متعلق نہایت صاف و صریح نقل کئے گئے ہیں۔

یہ تینوں رسالے پہلی مرتبہ ۱۳۴۲ھ سے ۱۳۴۵ھ تک شائع ہوئے۔ اسی کے ساتھ مختصر رسائل

دعاوی مرزا اور مسیح موعود کی پہچان اردو زبان میں احقر نے لکھ کر پیش کئے۔ ان رسائل کا جواب کچھ نفع مسلمانوں کی اصلاح و ہدایت اور ملحدین منکرین پر اتمام حجت کے سلسلہ میں ہوا یا ہوگا، اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، مجھے تو اپنی محنت کا نقد صلہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی مسرت و خوشنودی اور بے شمار دعاؤں سے اسی وقت مل گیا، اور جوں جوں ان رسائل کی اشاعت سے مسلمانوں کی ہدایت بلکہ بہت سے قادیانی خاندانوں کی توبہ و رجوع الی الاسلام کے متعلق حضرتؒ کو معلوم ہوا، اسی طرح اظہار مسرت اور دعا کے انعامات ملتے رہے۔

مخدومنا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عمر اور طبقہ کے اعتبار سے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ سے مقدم تھے لیکن حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے محیر العقول علم کے بے حد معتقد اور آپ کے ساتھ معاملہ بزرگوں کا سا کرتے تھے، حضرتؒ نے جو خدمت اس سلسلہ کی ان کے سپرد فرمائی تھی اس کو آپ نے بڑی سعی بلیغ کے ساتھ انجام دینا شروع کیا اور مرزا قادیانی کی پوری زندگی' اس کے اخلاق و اعمال اور عقائد و خیالات' دعویٰ نبوت و رسالت اور تکفیر عام اہل اسلام' گستاخی در شان انبیاء و اولیاء کو مرزا کی اپنی کتابوں سے حوالہ صفحہ و سطر نہایت انصاف اور احتیاط کے ساتھ نقل کر کے بہت سے رسائل تصنیف فرمائے اور حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے سامنے پیش فرما کر ان کی مراد پوری فرمائی، ان رسائل میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں: "قادیان میں قیامت خیز بھونچال' اشد العذاب علی مسیلمۃ پ' فتح قادیان' مرزائیوں کی تمام جماعتوں کو چیلنج' مرزائیت کا خاتمہ' مرزائیت کا جنازہ بے گور و کفن' ہندوستان کے تمام مرزائیوں کو چیلنج' مرزا اور مرزائیوں کو دربار نبوت سے چیلنج' یہ سب رسائل ۱۳۴۲ھ تک شائع ہوئے۔

فیروز پور پنجاب میں تاریخی مناظرہ:

اسی زمانہ میں فیروز پور چھاؤنی پنجاب میں قادیانیوں کا ایک خاصا اجتماع ہو گیا تھا۔ یہ لوگ وہاں کے مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے تھے اور اپنے دستور کے موافق عام مسلمانوں کو مناظرہ و مباحثہ کا چیلنج کیا کرتے تھے، اور جب کسی عالم سے مقابلہ کی نوبت آتی تو راہ فرار اختیار کرتے تھے، اسی زمانہ میں ضلع سہارنپور کے رہنے والے کچھ مسلمان جو فیروز پور میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے، ان لوگوں نے روز روز کی جھک جھک کو ختم کرنے کے لئے خود قادیانیوں کو دعوت مناظرہ دے دی۔

قادیانیوں نے سادہ لوح عوام سے معاملہ دیکھ کر بڑی دلیری اور چالاکی کے ساتھ دعوت مناظرہ قبول کر کے بجائے اس کے کہ مناظرہ کرنے والے علماء سے شرائط مناظرہ طے کرتے، انہیں عوام سے ایسی شرائط مناظرہ پر دستخط لے لئے جن کی رو سے فتح بہر حال قادیانی گروہ کی ہو اور اہل اسلام کو مقررہ شرائط کی پابندی کی وجہ سے ہر قدم پر مشکلات درپیش ہوں۔

ان عوام مسلمین نے مناظرہ اور شرائط مناظرہ طے کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند سے چند علماء کرام کو دعوت دی جو قادیانیوں سے مناظرہ کریں۔

مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے اس کام کے لئے حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحبؒ' حضرت مولانا بدر عالم صاحب' حضرت مولانا محمد ادریس صاحب اور احقر تجویز ہوئے۔ ادھر قادیانیوں نے یہ دیکھ کر کہ ہم نے اپنی من مانی شرائط میں مسلم مناظرین کو جکڑ لیا ہے اپنی قوت محسوس کی اور قادیان کی پوری طاقت فیروز پور میں لاڈالی۔ ان کے سب سے بڑے عالم اس وقت سرور شاہ کشمیری اور سب سے بڑے مناظر حافظ روشن علی اور عبدالرحمٰن مصری وغیرہ تھے، یہ سب اس مناظرہ کے لئے فیروز پور پہنچ گئے۔

ہم چار افراد حسب الحکم دیوبند سے فیروز پور پہنچے تو یہاں پہنچ کر چھپا ہوا پروگرام مناظرہ اور شرائط مناظرہ کا نظر سے گزرا۔ شرائط مناظرہ پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ ان میں ہر حیثیت سے

قادیانی گروہ کے لئے آسانیاں اور اہل اسلام کے لئے ہر طرح کی بے جا پابندیاں عوام نے اپنی ناواقفیت کی بنا پر تسلیم کی ہوئی ہیں' اب ہمارے لئے دو ہی راستے تھے کہ یا ان مسلمہ فریقین شرائط مناظرہ کے ماتحت مناظرہ کریں جو ہر حیثیت سے ہمارے لئے مضر تھیں یا پھر مناظرہ سے انکار کردیں کہ ہم ان شرائط کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے جو بغیر ہماری شرکت کے طے کرلی گئی ہیں لیکن دوسری شق پر مقامی مسلمانوں کی بڑی خفت اور سبکی تھی اور قادیانیوں کو اس پر پروپیگنڈے کا موقع ملتا کہ علماً نے مناظرہ سے راہ فرار اختیار کیا' اس لئے ہم سب نے مشورہ کرکے مناظرہ کرنے کا فیصلہ کرلیا اور بذریعہ تار صورتحال کی اطلاع حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کو دے دی۔

اگلے روز مقررہ وقت پر مناظرہ شروع ہوگیا۔ ابھی شروع ہی تھا کہ عین مجلس مناظرہ میں نظر پڑی کہ حضرت شاہ صاحب اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمہم اللہ مع چند دیگر علماً کے تشریف لا رہے ہیں۔ ان کی آمد پر ہم نے کچھ دیر کے لئے مجلس مناظرہ ملتوی کی اور ان حضرات کو صورتحال بتلائی۔ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے فرمایا کہ جایئے ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ تم نے جتنی شرطیں اپنی پسند کے موافق عوام سے طے کرائی ہیں اتنی ہی اور لگا دو' ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں۔ تم چوروں کی طرح عام ناواقف مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے عادی ہو' کسی شرط اور کسی طریق پر ایک مرتبہ سامنے آ کر اپنے دلائل بیان کرو اور ہمارا جواب سنو پھر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے موافق اسی کا اعلان کردیا گیا اور مناظرہ جاری ہوا۔ ان اکابر کو مناظرہ کے لئے پیش کرنا ہماری غیرت کے خلاف تھا۔ اس لئے پہلے دن مناظرہ مسئلہ ختم نبوت پر احقر نے کیا۔ دوسرے تیسرے دن حضرت مولانا بدر عالم اور مولانا محمد ادریس صاحب نے دوسرے مسائل پر مناظرہ کیا۔

یوں تو مناظرہ کے بعد ہر فریق اپنی اپنی کہا ہی کرتا ہے لیکن اس مناظرہ میں چونکہ عموماً تعلیم یافتہ طبقہ شریک تھا اس لئے کسی فریق کو دھاندلی کا موقع نہ تھا۔ پھر اس مناظرہ کا کیا اثر ہوا' اس کا جواب فیروزپور کے ہر گلی کوچے سے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ قادیانی گروہ کو کس قدر رسوا ہو کر وہاں سے بھاگنا پڑا۔ خود اس گروہ کے تعلیم یافتہ و سنجیدہ طبقہ نے اس کا اقرار کیا کہ قادیانی گروہ اپنے کسی دعوے کو ثابت نہیں کرسکا اور اس کے خلاف دوسرے فریق نے جوابات کسی قوی دلیل کے ساتھ کہی۔

مناظرہ کے بعد شہر میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں حضرت شاہ صاحب اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہم اللہ کی تقریریں قادیانی مسئلہ کے متعلق ہوئیں۔ یہ تقریریں فیروزپور کی تاریخ میں ایک یادگار خاص کی نوعیت رکھتی ہیں۔ بہت سے وہ لوگ جو قادیانی دجل کا شکار ہوچکے تھے اس مناظرہ اور تقریروں کے بعد اسلام پر لوٹ آئے۔

حضرت شاہ صاحبؒ کا دورۂ پنجاب:

۱۳۴۳ھ میں جب کہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی کوشش سے بذریعہ تصنیف و تحریر قادیانی دجل و فریب کا پردہ پوری طرح چاک کردیا گیا اور قادیانیت سے متعلق ہر مسئلہ پر مختلف طرز و انداز کے بیسیوں رسائل شائع ہوچکے تو آپ نے اس کی بھی ضرورت محسوس فرمائی کہ ناخواندہ عوام کا طبقہ جو زیادہ کتابیں نہیں پڑھتا اور قادیانی مبلغین چل پھر کر ان میں اپنا دجل پھیلاتے ہیں ان لوگوں کی حفاظت کے لئے پنجاب کے مختلف شہروں کا ایک تبلیغی دورہ کیا جائے۔

پنجاب و سرحد کے دورہ کا پروگرام بنا' علماً دیوبند کی ایک جماعت ہمرکاب ہوئی۔ اس جماعت میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اکابرین میں سے حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی اور حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن رحمہم اللہ شریک تھے اور حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند' حضرت مولانا بدر عالم صاحب' حضرت مولانا محمد ادریس صاحب اور

باقی صفحہ ۲ پر

قادیانیت ایک نظر میں

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب مدظلہ مدینہ منورہ

قرآن مجید نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبین بنایا ہے۔ (دیکھو سورۃ الاحزاب آیت ۴۰)

اور اس آیت کی وجہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کثیر ارشادات کی وجہ سے جن میں آپ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک کے سارے مسلمان یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت ختم ہو گئی اور جو بھی شخص آپ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہو گا وہ اس کے ماننے والے کافر ہوں گے اور دوزخ میں ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی سورہ نساء کی آیت کریمہ اور اس کا ترجمہ پڑھئے۔

ترجمہ: "اور جو شخص رسولؐ کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی ہے اور مسلمانوں کے راستے کے خلاف کسی دوسرے راستے کا اتباع کرے تو ہم اس کو کام کرنے دیں گے جو وہ کرتا ہے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔ (سورہ نساء ۱۱۵)

اس آیت میں واضح طور پر بتایا گیا کہ جو شخص مومنین کے راستے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔

مرزا غلام احمد نے اپنے کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا بتایا ہے اور ان کو خوش کرنے کے لئے جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کیا ہے اور آج تک اس کے ماننے والوں کا کافروں ہی سے جوڑ ہے اور انہیں کی خدمات انجام دیتے ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ منکرین رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مکذبین قرآن ہی سے قادیانیوں کا جوڑ ہے اور کافران کی پشت پناہی کیوں کرتے ہیں؟

دیکھو ہندوستانی حکومت نے ان کو بہت بڑی زمین دہلی میں دے رکھی ہے۔ اسرائیل میں ان کا بہت بڑا دفتر ہے۔ مرزا طاہر نے ربوہ سے راہ فرار اختیار کی تو انگریزوں نے لپک کر اسے پناہ دی۔ مرزا قادیانی کے ماننے والوں کا کافروں سے جوڑ ہے' اہل ایمان سے توڑ ہے۔

ہر قادیانی اس پر غور کرے اور یہ بات بھی فکر کرنے کی ہے کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے مسلمانوں ہی میں اپنی دعوت کا کام کیوں کرتے ہیں' ہنود' یہود' بدھ اور نصاریٰ میں اپنا کام کیوں نہیں کرتے' کیا یہ بات نہیں ہے کہ اہل ایمان کے دلوں سے ایمان کھرچنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے جو اہل کفر ہیں ان سے دوستی ہے۔ خود بھی کافر وہ بھی کافر' ان کو اپنے دین کی دعوت دینے کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔

یہ جو علماء اسلام سورۃ الاحزاب کی آیت سناتے ہیں اس کا مضمون سمجھاتے ہیں۔ قادیانی مبلغین اپنے عوام کو بہکانے کے لئے خاتم النبین کا ترجمہ افضل النبین کر دیتے ہیں یہ کفر بالائے کفر ہے۔ کیونکہ اول تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم ہونے کے منکر ہیں۔ پھر آیت کریمہ کی تحریف کر دی۔ اگر قادیانی یوں کہہ دیں گے کہ ہم قرآن کو نہیں مانتے تو جاہل سے جاہل مسلمان ان کے قریب نہیں جائے گا۔ لہذا قرآن کو ماننے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں پھر اس کی تصریحات کو بھی نہیں مانتے۔

قادیانی مبلغوں کے سامنے جب یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین تھے تو آپؐ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو کیسے نبی مانتے ہو؟ تو اس سوال کے جواب میں جو انہوں نے بہت سی کفریہ تاویلیں بنا رکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا ظہور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا دوبارہ تشریف لانا ہے۔ اس بات کو ظلی اور بروزی نبی سے تعبیر کرتے ہیں۔ (یہ ظلی اور بروزی بات بھی شیطان نے سمجھائی ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں) سوال یہ ہے کہ اگر تمہارا دین علیحدہ کوئی دین نہیں ہے۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہو اور بقول تمہارے اسی دین کی اشاعت کے لئے

مرزا قادیانی کا ظہور ہوا تو مرزا نے جہاد کو کیوں منسوخ قرار دیا اور کافروں سے کیوں موالاۃ کی' جو اب تک ہے۔ سورۃ مائدۃ میں فرمایا: (اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص ان سے دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا)

یہود و نصاریٰ سے جو قادیانیوں کا جوڑ ہے۔ معروف و مشہور ہے اب قادیانی آیت مذکورہ کو سامنے رکھ کر اپنے بارے میں فیصلہ کرے۔ قرآن مجید میں تو صاف صاف بیان فرمادیا کہ جو شخص یہود و نصاریٰ سے دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے اس اعلان واضح کے بعد بھی یہ کہنا کہ ہم قرآن کے ماننے والے ہیں کیا یہ قادیانیوں کا ظلم نہیں ہے؟

ہر قادیانی کو فکر کرنا لازم ہے یہ مسئلہ دنیاوی نہیں ہے۔ آخرت میں نجات کا مسئلہ ہے۔ دین اسلام قبول کرنا دوزخ سے بچنے ہی کے لئے ہے' دنیا تو کسی نہ کسی طرح گزر ہی جاتی ہے اسلام قبول کرنے کی ضرورت اسی لئے ہے کہ دوزخ سے بچ سکیں اور جنت میں داخل ہو سکیں۔ اگر تم اپنے کو مسلمان سمجھتے رہے لیکن قرآن کے منکر رہے اور قرآن کے حاملین اور عاملین کے اعلان کے مطابق کافر ہی رہے تو اس جھوٹے دعوائے اسلام سے آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم سچے دل سے ہر قادیانی کو فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ اپنی جان اور اہل و عیال کو دوزخ سے بچائیں اور مرزا طاہر اور اس کے چھوڑے ہوئے مبلغین کے دھوکے میں نہ آئیں۔ یہ دعوائے فکر بالکل خیر خواہی پر مبنی ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

شیطان اس پر خوش ہوتا ہے کہ مسلمان ہونے کا مدعی بھی ہو اور مسلمان بھی نہ ہو اور اس کے ساتھ دوزخ میں چلا جائے۔ قرآن مجید کے اعلان پر غور کریں۔

ترجمہ:۔ (اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس دن باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کی طرف سے کوئی بدلہ دینے والا ہوگا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے سو تمہیں دنیا والی زندگی ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے اور دھوکہ دینے والا تمہیں ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے۔)

قادیانیت کو قبول کرنے اور قادیانیت پر جمے رہنے سے اور قادیانیت کی دعوت دینے سے جو کچھ جائیداد (چناب نگر سابقہ ربوہ کی زمین) اور عورتیں ملنے کے عارضی منافع ہیں ان کو سامنے رکھ کر اپنی آخرت تباہ نہ کریں۔

یہ تو سب جانتے ہیں کہ ایمان والے جنت میں اور کفر والے دوزخ میں جائیں گے جس میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ اور یہ بھی جانتے اور مانتے ہیں کہ مسلم اور مومن ہونے میں قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن کی ایک آیت کا انکار کرنا بھی کفر ہے اور اس کی تحریف بھی کفر ہے اور اس کی تکذیب بھی کفر ہے جن لوگوں کی دنیا ہی قادیانیت ہے۔ جو قصداً دوزخ میں جانے کا ارادہ کر چکے ہیں ان سے تو ایمان پر واپس آنے کی امید نہیں۔

مرزا طاہر کو ایک جماعت کی امارت ملی ہوئی ہے۔ بہت بڑا مالدار بنا ہوا ہے اس کا ساتھ دینے والے اور اس کے دادا کے دعوائے نبوت کو پھیلانے والے اپنی دنیا کی لالچ میں بظاہر ایمان پر واپس آنے والے نہیں ہیں' لیکن جو لوگ اپنی سادگی اور بھولے پن میں ان کفر کے داعیوں کی بات مان کر ایمان کھو بیٹھے ہیں اور دوزخ کے مستحق بن چکے ہیں۔ ہمارا ان سے خیر خواہانہ خطاب ہے اور مقصد یہ ہے کہ یہ لوگ کفر سے توبہ کریں اور دوزخ سے بچ جائیں جو لوگ قادیانی مبلغوں کی باتوں میں آکر دھوکہ کھا گئے ہیں اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر قرآن کے اعلان ختم نبوت کو جھٹلا بیٹھے ہیں اور چودہ سو سال سے جو مسلمانوں کا ختم نبوت کا عقیدہ تھا اس کے خلاف دوسرا عقیدہ اختیار کرکے کفر اختیار کر چکے ہیں ایسے لوگوں پر لازم ہے کہ واپس ہو کر اسلام قبول کریں اور کفر سے توبہ کریں' اپنی جان کو جو دوزخ میں دھکیل چکے ہیں اس پر اصرار نہ کریں۔

اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی درجہ میں بھی تمہارا تعلق ہوتا تو قرآن مجید کو اور اس کی تفاسیر کو اور احادیث کی کتابوں کو اور ان کے شروح کو پڑھتے اور پڑھاتے۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کا حکم دیا ہے۔ یہ اتباع آپ کے اقوال و اعمال و تقریرات کو معلوم کئے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا۔ اپنے بچوں کو اور جوانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و اقوال کی کہاں تعلیم دیتے ہو؟

اصل بات یہ ہے کہ تمہارا اسلام کا دعویٰ ہی

باقی صـ ۱۲ پر

قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں

محمد عمران طاہر کشمیری

قرآن ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے' اسے پڑھا جائے' اسے سمجھا جائے' اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

عزیزان گرامی! قرآن ایک عظیم ترین دولت ہے' آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے گھروں میں ایک ایسی کتاب ہے جس کا بہت احترام کیا جاتا ہے' اس کتاب کو ہم عمدہ غلاف میں لپیٹ کر گھر میں اونچی جگہ پہ رکھتے ہیں کہ اس کی بے ادبی نہ ہو' کبھی کبھی گھر کا ایک بزرگ اسے کھول کر اہتمام سے باوضو ہو کر پڑھ لیتا ہے' خاص طور پر بعض دینی گھرانوں میں گھر کے تمام افراد باقاعدگی سے اسے پڑھتے ہیں اور بچوں کو بھی تعلیم دینے کا اہتمام کرتے ہیں لیکن آج کل اکثر گھروں میں اس کتاب کو پڑھنے کا کوئی اہتمام نظر نہیں آتا۔

ایک مقدس کتاب کا میں ذکر کر رہا ہوں جس کا نام "قرآن مجید" ہے۔ اب ہمارے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے تو قرآن کی قدرومنزلت کا شعور حاصل کریں' قرآن کی عظمت وشان یہ ہے کہ جو شخص بھی اس سے وابستہ ہوگا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق تمام انسانوں میں بہترین قرار پائے گا اور جو قوم قرآن کو مضبوطی سے تھامتی ہے' اسے دنیا میں بھی عروج عطا کر دیا جاتا ہے گویا قرآن تو وہ نسخہ کیمیا ہے جو قوموں کی تقدیر بدل دینے کی قوت رکھتا ہے۔

بقول مولانا حالی:

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

لیکن یہ جان لیجئے کہ اگر اللہ نے ہم پر اتنا بڑا احسان فرمایا کہ قرآن جیسی عظیم دولت ہمیں عطا کی تو ہمارا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اس احسان پر اللہ کا بھرپور انداز میں شکر ادا کریں۔

قرآن کے حقوق

☆ قرآن پر ایمان لایا جائے:

یہ بات بظاہر عجیب سی لگتی ہوگی کہ مسلمانوں سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لایا جائے حالانکہ قرآن پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان ہی نہیں ہو سکتا' لیکن یہ بات آپ بآسانی سمجھ جائیں گے کہ ایمان کے دو حصے ہیں: "ایک زبان سے اقرار کرنا" اور "دوسرا دل سے تصدیق کرنا" ایمان کامل تبھی ہوتا ہے جب زبانی اقرار کے ساتھ ساتھ دل کا یقین بھی انسان کو حاصل ہو جائے جیسا کہ صفت ایمان مجمل کے الفاظ میں تشریح کی جاتی ہے' اس لئے جن عقائد پر ہمارا یقین ہو ہمارا عمل اس کے خلاف نہیں جا سکتا' آپ کو معلوم ہے کہ آگ جلاتی ہے' اس لئے کوئی شخص آگ میں انگلی نہیں ڈالتا' بلکہ ہمارا تو یہ طرز عمل ہے کہ جس چیز پر شک ہو ہم اس کے بارے میں بھی محتاط ہو جاتے ہیں' ہمارا یہ دعوی ہے کہ ہمیں قرآن مجید پر کامل یقین ہے لیکن ہمارا طرز عمل اس کے خلاف ہے' نہ ہم باقاعدگی سے تلاوت کرتے ہیں' اور نہ ہی ہم احکامات پر عمل کرتے ہیں' معلوم ہوا کہ ہم زبان سے تو اقرار کرتے ہیں لیکن یقین کی دولت سے ہم محروم ہیں۔

☆ قرآن کی تلاوت کی جائے:

ہم مسلمانوں پر قرآن حکیم کا دوسرا حق یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں اس لئے کہ اللہ کی آخری نازل کردہ کتاب کو نہ پڑھنا بڑی ناقدری کی بات ہے' قرآن مجید کے اصل قدر دانوں کی یہ کیفیت قرآن مجید میں یوں بیان ہوتی ہے:

"الذین اتینھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ" اللہ تعالی ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن مجید کا حق تلاوت ادا کر سکیں اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں تجوید' باطنی اور ظاہری آداب' روزانہ معمول اور خوش الحانی اور ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ قرآن کو سمجھا جائے:

قرآن مجید کا تیسرا حق یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے' قرآن مجید دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے اور سب سے زیادہ بغیر سمجھے پڑھی جاتی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کو اگر بغیر سمجھے بھی پڑھا جائے تو تب بھی نیکیوں سے خالی نہیں ہے جیسے کہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "الم" تین حروف ہیں اور تمیں نیکیاں ان کی تلاوت سے ملتی ہیں۔ بہر حال قابل افسوس بات یہ ہے کہ جو لوگ ساری زندگی دنیاوی علوم میں گزار دیتے ہیں کیا وہ علم دین میں اپنی

زندگی صرف نہیں کر سکتے' حالانکہ قرآن مجید میں واضح طور پر ہے کہ :

"ولقد یسرنا القرآن لذکر فھل من مدکر"

ترجمہ : "ہم نے قرآن کو یاددہانی کے لئے آسان بنادیا ہے۔ تو ہے کوئی اس سے فائدہ اٹھانے والا ؟"

معلوم ہوا کہ علم دین کے حصول میں رب کی مدد شامل حال ہوتی ہے اس لئے قرآن میں فرمایا گیا کہ قرآن کی یاددہانی آسان ہے' بہ نسبت دنیاوی حصول علوم کے۔

اس پر عمل کیا جائے :

قرآن مجید کا چوتھا حق یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے' اسے اپنی زندگی کا رہبر اور راہنما بنایا جائے' حقیقت یہ ہی ہے کہ قرآن کو سمجھنا اور پڑھنا تب ہی مفید ہوگا کہ جب اس پر عمل کیا جائے' کیونکہ قرآن تو "ھدللناس" ہے یعنی تمام لوگوں کے لئے راہنمائی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ہر معاملے میں ہدایت موجود ہے' قرآن میں ہماری انفرادی زندگی کے احکام اور اجتماعی قوانین بھی موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ تفصیلی ہدایات اس لئے ہمیں عطا کی کہ ہم ان کے مطابق زندگی بسر کریں اگر ہم اللہ کی شریعت کو نافذ نہیں کرتے تو یہ بڑی ناشکری کی بات ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ مائدہ میں ارشاد ہے :

"ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاؤلئک ھم الکفرون"

اس بات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں بیان کیا :

"ما امن باالقرآن من التحل محارمہ"

قرآن پر عمل اس کے سمجھنے کے لئے ضروری ہیں اور سمجھنے کے لئے درس نظامی کی کتاب کا علم ضروری ہے اور درس نظامی کی کتب کا صحیح سیکھنا موقوف ہے مدارس پر اور مدارس کے خلاف بکواس کرنے والوں کا گریبان پکڑنا فرض ہے ہر مسلمان کا۔

قرآن کو دوسروں تک پہنچایا جائے :

قرآن کا آخری حق یہ ہے کہ اس کو پڑھ کر سمجھ کر اس پر عمل کر کے اکتفاء نہ کیا جائے بلکہ اس کو دوسروں تک پہنچایا جائے' یہ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اس پیغام ابدی کو دوسرے تمام لوگوں تک پہنچایا جائے۔ اس وقت جو مسلمان ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کے دین کی اس عظیم ذمہ داری کو غائبین تک پہنچائیں کیونکہ انبیا کا سلسلہ اور صحابہ کرامؓ کی ذمہ داریوں کا تسلسل ختم ہو چکا ہے اب بقیہ پوری نوع انسانی تک اللہ کے کلام کو پہنچانے کی ذمہ داری امت مسلمہ کے کندھوں پر

اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ قرآن جیسی دولت ہمیں عطا کی، لہذا ہمارا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اس احسان کا بھرپور انداز میں شکر ادا کریں۔

ڈال دی گئی۔ گویا :

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :

"خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ"

ترجمہ : "تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے"

ہم سے ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ ہم بہترین نمونہ بنیں تو اس خواہش کی تکمیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں کر دی۔ ہائے افسوس۔

درس قرآن نہ اگر ہم نے بھلایا ہوتا
یہ زمانہ 'نہ زمانے' نے دکھایا ہوتا
پڑھا ہم نے انگلش و فلسفہ تو بہت
ہاتھ بھولے سے بھی قرآن کو لگایا ہوتا

بقیہ : ایک نظر میں

دعویٰ ہے کسی طرح بھی تمہارا اسلام ثابت نہیں ہوتا۔ اسی لئے پاکستان اسمبلی کے تمام ارکان نے (جن میں ہر مسلک کے ممبران تھے) بالاتفاق تمہیں کافر قرار دے دیا۔ جو لوگ قرآن وحدیث کے ماہر ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ تم کافر ہو۔ اور تم کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ کیا یہ زبردستی کا دعویٰ تمہیں دوزخ سے بچانے کا ذریعہ بن جائے گا؟

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث تم لوگ اس لئے نہیں پڑھتے پڑھاتے ہو کہ ان میں جگہ جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں' اگر حدیثیں پڑھو' پڑھاؤ گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرو گے تو مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت کو جھٹلانا پڑے گا۔ لہذا تم لوگوں نے یہ راستہ نکالا ہے کہ آیت قرآنیہ کی تحریف کر دی' احادیث کو پڑھنا چھوڑ دیا' اپنے دل سے پوچھو کہ کیا اس طرح ایمان اور قرآن سے کوئی تعلق باقی رہ جاتا ہے۔ مرنے کے بعد کیا ہوگا' اس پر خوب غور کر لو۔

قسط نمبر ۲

تحریر: حضرت مولانا اللہ وسایا

فتنۂ قادیانیت کی نقاب کشائی

س: مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں حضرت مریم کو صدیقہ لکھا ہے تو جس کو وہ صدیقہ لکھے اس کی توہین کا کس طرح مرتکب ہو سکتا ہے؟

ج: سیرۃ المہدی ص ۲۲۰ جلد ۳ پر ہے:

"مولوی ابراہیم بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا لفظ استعمال کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اسی جگہ اس طرح آیا ہے کہ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں "بھر جائی کاڑی سلام آکھناواں" جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ سلام کرنا۔

"اسی طرح اسی آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔" (سیرۃ المہدی ص ۲۲۰)

مرزا قادیانی کی یہ تکنیک کسی تبصرہ کی محتاج نہیں اب آپ فرمائیں کہ کیا مسند واقعتاً حضرت مریم کے صدیقہ ہونے کا قائل تھا؟

س: مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ کہا وہ الزامی رنگ میں ہے یہودیوں کے اس نے الفاظ ذکر کئے جیسے چشمہ مسیح صفحہ ۲۰ پر اس کی صراحت ہے۔

ج: ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی اور یہودی بغض عیسیٰ علیہ السلام میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ یہودی استاد ہیں تو مرزائی شاگرد مگر دیکھئے کہ یہود کے رویہ اور وطیرہ کی تردید کرکے قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کی والدہ کی شان بیان کی ہے مگر مرزا قادیانی اب بھی بغض عیسیٰ علیہ السلام میں یہودیوں کی سنت پر عمل پیرا ہے۔ دو کردار ہیں ایک دشمنان مسیح' یہود کا دوسرا کردار ہے وکالت مسیح کا جو قرآن ادا کر رہا ہے' مرزا قادیانی کس کردار کو ادا کر رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

> **مرزا قادیانی مدعی نبوت، مسیحیت، مہدویت، مجددیت و محدثیت تھا، اور اس کے ماننے والوں نے اسے تشریعی نبی کے مقام پر فائز کر دیا تھا، لیکن قرآن و حدیث اور اجماع امت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ دجال، کذاب، زندیق اور مرتد تھا۔**

س: مرزا قادیانی نے انجیلی یسوع کے متعلق یہ الفاظ کہے ہیں کہ نہ کہ حضرت مسیح کے متعلق؟

ج: ہم نے جو حوالہ جات عرض کئے ہیں ان میں صراحتاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر ان کو گالیاں دی ہیں اس کے باوجود اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اس نے یسوع کے متعلق یہ کہا ہے تو بھی وہاں مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب توضیح المرام کے ص ۳ پر لکھا ہے کہ:

"مسیح ابن مریم ایک شخص کے نام ہیں۔"

پس ثابت ہوا کہ جہاں اس نے یسوع کی توہین کی ہے وہاں بھی مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

س: مرزا صاحب نے عیسائیوں کی رد میں اسے لکھا اس لئے کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی توہین کرتے ہیں تو مرزا صاحب نے الزامی رنگ میں مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایسا لکھ دیا ہے؟

ج: تمام انبیأ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عزت و توقیر اور ان پر ایمان لانا بموجب "لا نفرق بین احد من رسولہ" ان میں تفریق نہ کرنا مسلمانوں پر فرض ہے' کسی ایک نبی کی توہین کا مرتکب بھی کافر ہے' کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت بچانے کے لئے کسی دوسرے نبی پر الزام تراشی کرے' یہ بھی کفر ہے باقی یہ مستقل بحث ہے کہ مرزا قادیانی حضور علیہ السلام کی عزت کا محافظ تھا یا سب سے بڑا دشمن؟ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ مرزا قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی بدبخت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و

ناموس کا اتنا دشمن نہیں ہے جتنا مرزا قادیانی دجال تھا۔

س: مرزا قادیانی نے فرضی مسیح کی توہین کی ہے نہ کہ حقیقی کی؟

ج: اگر فرضی نبی کو گالیاں دینا جائز ہے تو کیا ہم مرزا قادیانی کو الو کا پٹھا کہہ سکتے ہیں؟ اگر اس پر قادیانی سیخ پا ہوئے تو ہم کہہ دیں گے کہ ہم نے فرضی نبی غلام احمد قادیانی کو گالی دی ہے۔ اس طرح تو فساد کا ایک ایسا در کھل جائے گا کہ جو مرزائیوں سے بھی بند نہ ہو سکے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر فرضی اور خیالی مسیح کو گالیاں دی ہیں تو وہ عیسائیوں کے لئے حجت اور قابل تسلیم کیسے ہوں گی؟

س: مرزا نے انجیل کے حوالہ سے بات کی ہے؟

ج: مرزا قادیانی نے چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۵۵ پر لکھا ہے:

"تورات اور انجیل صرف مبدل کتابیں ہیں محرف مبدل کتابوں سے تحریف شدہ حوالہ جات لے کر کسی نبی کو مشق بنانا کہاں کی شرافت ہے۔"

س: مرزا قادیانی نے جہاں مسیح علیہ السلام کی بہنوں یا بھائیوں کا ذکر کیا ہے "انما المومنون اخوۃ" کے تحت کہا ہے نہ کہ حقیقی طور پر؟

ج: مرزا قادیانی نے کشتی نوح کے ص ۱۶ پر لکھا ہے کہ آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں...... تو اب مرزا نے "انما المومنون اخوۃ" کے تحت نہیں کہا بلکہ حقیقی طور پر ان کی بہنیں اور بھائی مراد ہیں۔

س: کیا دشمنوں کے اعتراض نقل کرنے جرم ہیں؟

ج: مرزائیوں کے نزدیک اگر دوسروں کے اعتراض نقل کرنا جرم نہیں تو ہمیں بھی یہ حق ہے کہ مرزا قادیانی کے دشمنوں نے مرزا صاحب کے متعلق جو اعتراض کئے ہم بھی ان کو نقل کر سکیں۔ مرزا کے زمانہ میں جن لوگوں نے مرزا کے متعلق جو کہا اور مرزا نے خود اپنی کتاب میں اسے نقل کیا ہے وہ ہم عرض کر دیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے ص ۱۸۱ پر لکھا ہے:

"ازاں جملہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے ہم جنسوں کی پیروی کر کے میرے پر یہ الزام لگائے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں اور میں دجال ہوں اور حرام خور ہوں اور خائن ہوں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں طرح طرح کی میری عیب شماری کی ہے۔ چنانچہ میرا نام شکم پرست، نفس پرست، متکبر، دجال، شیطان، جاہل، مجنوں، کذاب، ست، حرام خور، عہد شکن، خائن رکھا ہے اور دوسرے کئی عیب لگائے ہیں۔"

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے کہ:

"مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب جرأت کے ساتھ زبان کھول کر میرا نام دجال رکھا اور میرے پر فتویٰ کفر لکھوا کر صدہا پنجاب و ہندوستان کے مولویوں سے مجھے گالیاں دلوائیں اور مجھے یہود و نصاریٰ سے بدتر قرار دیا اور میرا نام کذاب، مفسد، دجال، مفتری، مکار، ٹھگ فاسق فاجر خائن رکھا۔"

اب مرزائی بتائیں کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کے اعتراض سے مرزا صاحب استدلال کر سکتے ہیں تو پھر مرزا قادیانی پر جن مخالفین نے اعتراض کئے وہ آپ کے پاس کیوں قابل قبول نہیں۔

س: مرزا قادیانی نے اس مسیح کے متعلق سخت الفاظ کہے تھے جس نے الوہیت کا دعویٰ کیا تھا؟

ج: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۱۶ پر لکھا ہے کہ:

"حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ تثلیث و ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں تو گویا ایک بھاری افتراء ہے جو ان پر کیا ہے۔"

س: پہلے جیسے علماء مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے بھی تو جوابات دیئے ہیں عیسائیوں کو؟

ج: کسی کو الزامی جواب دیتے وقت اگر کسی نبی کی تحقیر کا پہلو آ گیا تو یہ کفر ہے چاہے جواب دینے والا کوئی کیوں نہ ہو جواب حقیقی یا الزامی ہو۔ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی ایک کی توہین و تحقیر کرنا کفر ہے، چنانچہ پہلے علماء نے ایسے قطعاً نہیں کیا۔ نیز یہ کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ سرزد نہیں ہوا (حوالہ ماسبق) تو حق بات کل جملہ یہ بتاتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنی طرف سے یہ بات کہہ رہا ہے نہ کہ الزامی طور پر۔

س: مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی ہے تو جس شخص کی وہ تعریف کرے اس کی تنقیص کیسے کر سکتا ہے؟

ج: ہمارا یہی مؤقف ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔ جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ہوتا ہے مرزا قادیانی کا روز روز، صبح و شام، قدم بقدم مؤقف بدلنا، پینترا تبدیل کرنا اس کی عادت تھی جن لوگوں کی مرزا قادیانی کی کتابوں پر نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح مرزا قادیانی کے کلام

میں تناقض ہے اس عنوان پر مرزے کی رد میں اس کی تحریرات کی روشنی میں امت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔

س : مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق قرآن مجید میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے جب وہ نازل ہوں گے تو قرآنی آیات کا کیا بنے گا؟ یہ آیات تو پھر بھی یہ کہہ رہی ہوں گی کہ کیا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے یہ منسوخ ہو جائیں گی؟

ج : قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے حضور علیہ السلام سے بہت وعدے کئے جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہی آپ کی ذات سے وابستہ تھے، وہ وعدے پورے ہوئے مگر آیات آج بھی موجود ہیں :

"(۱) الم غلبت الروم، (۲) اذا جاء نصر اللہ، (۳) تبت ید ابی لهب،

یہ تمام وعدے پورے ہوتے جب بات پوری ہو جائے تو آیت بدل نہیں جاتی بلکہ اور زیادہ شان سے چمکنے لگتی ہے کہ جن کا وعدہ تھا وہ پورا ہو گیا۔ قرآن مجید میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی :"مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"انا بشارة عیسی" بعینہ اسی طرح جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی فرمائیں گے کہ میں ان آیات کا بذات خود مصداق بن کر آیا ہوں تو ان کے نزول سے ان آیات کی عملی تفسیر ہو جائے گی اور یہ آیات اور زیادہ شان سے چمکنے لگ جائیں گی نہ کہ منسوخ ہو جائیں گی۔

س : مرزا قادیانی نے کہا کہ میں مسیح موعود ہوں ہم نے کہا کہ اگر تو مسیح موعود ہے تو مسیح موعود تو دجال کو قتل کریں گے تو اس نے کہا کہ قتل دجال تلوار سے نہیں قلم سے ہو گا؟

ج : مشکوٰۃ شریف باب قصہ ابن صیاد ص ۴۷۹ میں شرح السنہ کے حوالے سے حدیث ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابن صیاد کے متعلق مشہور ہوا کہ وہ دجال ہے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تحقیق حال کے لئے گئے۔ حضرت عمرؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے تلوار نکال کر آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ اگر اجازت ہو تو میں اسے قتل کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر یہ دجال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے، اس کو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی قتل کریں گے، اگر یہ دجال نہیں تو تم اپنے ہاتھ قتل ناحق سے کیوں رنگین کرتے ہو۔"

اس حدیث شریف نے ثابت کر دیا کہ دجال سے لڑائی تلوار کے ساتھ ہو گی ورنہ جس وقت حضرت عمرؓ نے تلوار نکالی تھی، حضور علیہ السلام فرما دیتے کہ اے عمرؓ یہ کیا کر رہے ہو اس سے تو جہاد قلم کے ساتھ ہو گا۔ حضرت عمرؓ کا تلوار نکالنا اور حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم قتل نہیں کر سکتے اس کو عیسیٰ بن مریمؑ ہی قتل کرے گا۔ یہ دلیل ہے کہ اس بات کی کہ دجال کے ساتھ لڑائی تلوار کے ساتھ ہو گی نہ کہ قلم کے ساتھ۔

س : اگر دجال تلوار سے قتل ہو گا تو کہاں ہو گا؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ دجال مقام لد پر قتل ہو گا لد اس وقت اسرائیل میں واقع ہے۔ اسرائیلی ایئر فورس کا ایئر بیس ہے، دجال کے ساتھ اس وقت ستر ہزار یہودیوں کی جماعت ہو گی (ازالہ اوہام ص ۳۰۰) جو اس کے حامی اور مددگار ہوں گے جس وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اس وقت نہ اسرائیل کا وجود تھا اور نہ ہی مقام لد کو کوئی اہمیت حاصل تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر قربان جائیں کہ کس طرح آج اسرائیل میں لد کو اہمیت حاصل ہے وہاں اس کی فوج کی چھاؤنی ہے گویا دجال آخر وقت تک یہود کی فوج میں پناہ لینے کی کوشش کرے گا۔ یہاں ایک اور بات قابل توجہ ہے کہ مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا اور پاکستان ۱۹۴۷ء میں بنا۔ پاکستان بننے کے دو سال بعد اسرائیل کی حکومت وجود میں آئی، جس وقت مرزا قادیانی زندہ تھا اس وقت اسرائیل کا وجود بھی نہ تھا۔ مرزا کے مرنے کے اکتالیس سال بعد اسرائیل کی حکومت وجود میں آئی، مرزا قادیانی اپنی کتابوں میں مذاق اڑاتا ہے اس بات کا کہ ستر ہزار یہودی تو پوری دنیا میں نہیں ہیں وہ کس طرح دجال کے ساتھ ہوں گے لیکن اس بدبخت کو معلوم نہ تھا کہ ساری کائنات کا نظام بدل سکتا ہے۔ اللہ کے نبی علیہ السلام کی بات جھوٹ نہیں ہو سکتی، آج مرزا قادیانی کی قبر سے کوئی سوال کرے کہ اے بدبخت جن ستر ہزار یہودیوں سے متعلق حدیث کا مذاق اڑاتا تھا آج وہ نصف النہار کی طرح پوری ہو چکی ہے۔

س : عیسیٰ علیہ السلام کی نزول کے وقت کیا حالت ہو گی؟

ج : جس وقت وہ نازل ہوں گے اس وقت انہوں نے دو زرد رنگ کی چادریں پہن رکھی ہوں گی۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ زرد رنگ کی چادروں سے مراد بیماری ہے۔

"مجھے بھی دو مرض لاحق ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں دوران سر، اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب۔"

••

منصور شاہد غزنوی

مرزا قادیانی کی زہر افشانیاں

گزشتہ ماہ قادیانیوں کے کراچی سے چھپنے والے ایک رسالے ''الصلح'' میں ایک قادیانی ناصر احمد محمود نے اپنے گرو اور قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی مدح اور محبت میں ایک مضمون لکھا جس کا نام ہے۔ ''وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفن تھے۔''

مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ برٹش گورنمنٹ کا تنخواہ دار تھا اور اسی برٹش حکومت کے سائے میں اس نے دعوٰی نبوت و مہدیت کیا تھا۔ مرزا کے قلم اور زبان سے اللہ پاک نے وہ کچھ کہلوایا جس سے مرزا اور اس کی نبوت کی حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی۔ مرزا کی تحریرات کو ایک خاص ترتیب سے سامنے رکھا جائے تو مرزا کا پاگل پن' حماقت اور انگریز کی نمک خواری سامنے آجاتی ہے۔ ہاں تو بات ہو رہی تھی۔ ''الصلح'' کے ایک مضمون کی جس میں مرزا کے پیروکار ناصر احمد نے لکھا کہ:

''ایک زمانے کے بعد اسلام کو سمجھنے اور تفسیر کی ضرورت محسوس ہوئی تو پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کی ذریعے اس کی تکمیل کر دی گئی۔ چنانچہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) دنیا میں تشریف لائے۔ دنیا میں خزانے بانٹے لیکن لوگوں نے لینے سے انکار کر دیا۔''

موصوف آگے لکھتا ہے کہ:

''یہی ایک مرد میدان ہے جس نے اسلام اور آنحضرت ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے۔ اور مسیح موعود کی کتب اسلامی علوم کا ایک بحر ذخائر اور قیمتی خزانہ ہیں۔ اس دولت بے بہا سے خود کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی مالا مال کرنے میں غافل نہیں رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہیں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔''

بکواسات تو اور بھی بہت لکھی ہوئی تھیں۔ یہ صرف چیدہ چیدہ لکھی گئی ہیں۔ موصوف نے اس مضمون سے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ:

☆ مرزا مسیح موعود تھا۔

☆ مرزا عاشق رسول تھا۔

☆ مرزا کو اللہ پاک نے مبعوث فرمایا۔

☆ مرزا پہ فرشتے نازل ہوتے تھے۔

☆ مرزا کی کتابیں غیر معمولی اور الہامی درجہ رکھتی ہیں۔

پہلے نقطے کے جواب سے پہلے یہ وضاحت کر دوں کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کی متواتر احادیث میں خبر دی ہے اور مسیح موعود کی اصطلاح اسلامی لٹریچر میں نہیں آئی یہ اصطلاح مرزا قادیانی نے اپنے مطلب کے لئے گھڑی ہے۔ عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں ایک حدیث یہ ہے۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اور عیسٰی علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور بے شک وہ نازل ہوں گے پس تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا وہ میانہ قد کے آدمی ہیں۔ سرخی سفیدی مائل دو زرد چادریں زیب تن ہوں گی۔ پس لوگوں سے اسلام پہ قتال کریں گے صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور اللہ تعالٰی ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ باقی تمام ملتوں کو مٹا دیں گے اور وہ دجال کو ہلاک کر دیں گے۔ پھر ان کی وفات ہو گی تو مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔'' (ابوداؤد۔ مسند احمد۔ درمنثور۔ فتح الباری)

مرزا قادیانی کتنا بڑا عاشق رسول تھا یہ اندازہ خود کیجئے اس کی تحریروں کو پڑھ کر ذرا غور کریں کہ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس بچانے آیا تھا اور اسلام پر سے ناپاک اعتراضات کو صاف کرنے آیا تھا یا اس انگریز کے خود کاشتہ پودے نے اسلام کی جڑوں کو کاٹا ہے۔ نبی آخر الزماں کی ہرزہ سرائی کی ہے۔ نبی آخر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی

نہیں" (اہل حدیث) جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے:
میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا اور میرا نام نبی رکھا اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۶۸ ۳۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۲)

آنحضرتؐ کے تین ہزار معجزات تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۶۷)

میرے نشانات کی تعداد دس لاکھ ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۶)

آنحضرتؐ سور کی چربی کھا لیتے تھے۔ (العیاذ باللہ) (مرزا قادیانی کا مکتوب الفضل قادیان ۲۴۔۲۔۲۲)

ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ) (الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے ہیں بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
(العیاذ باللہ)
(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

"جو مجھے نبی نہیں مانتا وہ رنڈیوں اور بدکردار عورتوں کی اولاد ہے۔"
(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷)

دوستو آپ نے غور کیا اس دجال کی باتوں پر۔ یہی نہیں اس جھوٹے اور مکار شخص نے سینکڑوں اسی طرح کی کتابیں لکھیں جن میں ایک سے بڑھ کر ایک کفر بکا اور لکھا۔

اس ذلیل انسان نے تو خالق کائنات کی ذات کو بھی نہیں چھوڑا اور رب العزت کی شان میں بھی طرح طرح کی توہین آمیز باتیں کیں۔ جنہیں لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کی کتابیں الہامی ہیں یا شیطانی۔ اور اس کے اوپر فرشتے نازل ہوتے تھے یا شیاطین نازل ہوتے تھے؟ مرزا کی بکواسات سے پر کتب کو انمول اور بیش بہا خزانے انتہائی غلیظ، بدبودار اور متعفن گالیاں ہیں۔

قادیانیوں کی نشر و اشاعت پر حکومت پاکستان کو نوٹس لینا چاہیے۔ ان کے بے شمار رسائل وجرائد مختلف ناموں سے باقاعدگی سے چھپ رہے ہیں۔ ان پر فی الفور پابندی لگائی جائے۔ خاص طور پر چناب نگر (سابقہ ربوہ) سے "روزنامہ الفضل" اور "ماہنامہ مصباح" شائع ہو رہے ہیں اور کراچی سے "المصلح" اہتمام کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکے ڈال رہے ہیں۔ ان پر فی الفور پابندی لگائی جائے اور اسلامی قوانین کے مطابق تمام قادیانیوں کو سر عام چوکوں پر پھانسی پر لٹکایا جائے۔ تاکہ آئندہ کسی گستاخ رسول کو اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے کی جرات نہ ہو۔

●●

بقیہ: تردید قادیانیت

مولانا محمد نعیم صاحب لدھیانوی اور احقر ناکارہ شامل تھے، یہ علم کے پہاڑ اور تقویٰ کے پیکر پنجاب کے ہر بڑے شہر میں پہنچے اور مرزائیت کے متعلق اعلان حق کیا۔ منکرین کو رفع شبہات کی دعوت دی۔ لدھیانہ، امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ، گجرات، راولپنڈی، ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہزارہ، کھوٹہ وغیرہ میں ان حضرات کی بصیرت افروز عالمانہ تقریریں ہوئیں۔ مرزائی دجال جو آئے دن مناظرہ و مباہلہ کے چیلنج عوام کو دکھانے کے لئے پھرتے تھے ان میں سے ایک سامنے نہ آیا، معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس جہان میں نہیں ہیں۔

اس پورے سفر میں عام مسلمانوں نے جاء الحق وزھق الباطل کا منظر گویا آنکھوں سے دیکھ لیا۔

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم......خالص دیسی گھی سے تیار کردہ
شیر پنجاب سوئٹس اینڈ بیکرز
برانچز: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۴۰۳، سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹، پیپلز کالونی فون: ۲۷۵۰۰۲، جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

اخلاق احمد خان، خوشاب

حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

حالات زندگی، اسلامی اور سیاسی خدمات

☆ ۱۹۱۹ء میں بمقام پنیالہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے۔ اسی سال برصغیر کی سب سے پہلی علماٗ کرام کی سیاسی جماعت جمعیت علماٗ ہند قائم کی گئی۔

☆ ۱۹۳۳ء میں مڈل اور ۱۹۳۵ء میں میٹرک پاس کیا' اس کے بعد دارالعلوم دیوبند اور جامعہ قاسمیہ مراد آباد سے قرآن و حدیث کی تعلیم مکمل کی۔ ۱۹۳۷ء میں جمعیت علماٗ ہند کی رکنیت حاصل کی' ۱۹۴۲ء میں انگریز کے خلاف "ہندوستان چھوڑ دو" تحریک میں علماٗ کے ساتھ حصہ لیا۔

☆ ۱۹۴۳ء میں جمعیت علماٗ ہند کے کونسلر اور صوبہ سرحد جمعیت ورکنگ کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے' اس سے پہلے ۱۹۳۷ء میں عام انتخابات میں آپؒ نے مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور مولانا مفتی کفایت اللہؒ صاحب کے ساتھ جمعیت کی انتخابی مہم میں بھرپور کام کیا۔

☆ ۱۹۴۹ء میں ملتان جمعیت علماٗ اسلام کے کنونشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا' ۱۹۵۰ء میں آپؒ قاسم العلوم ملتان سے منسلک ہو گئے اور صرف عرصہ دو سال میں آپؒ جامعہ قاسم العلوم کے معلم' ناظم تعلیمات صدر مدرس مفتی اور شیخ الحدیث مقرر ہو گئے۔

☆ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپؒ نے حصہ لیا۔ مسلم لیگ حکومت نے مفتی صاحب کو ایک سال ملتان جیل میں قید رکھا اور دوران قید آپؒ کو دودھ میں زہر دے کر شہید کرنے کی ناکام کوشش کی۔ تحریک ختم نبوت میں مسلم لیگ حکومت نے مارشل لا لگا کر ۱۰ ہزار مسلمان شہید کیے لیکن مطالبات تسلیم نہ کیے وجہ یہ تھی کہ قومی اسمبلی میں علماء کرام کی سیاسی جماعت موجود نہ تھی۔

☆ ۱۹۵۶ء کے ملتان جمعیت کے کنونشن میں علماء کرام نے آپؒ کو جمعیت کا نائب امیر مرکزی منتخب کیا۔ ۱۹۶۲ء میں مفتی صاحب ڈیرہ سے بھاری اکثریت کے ساتھ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے۔ ۱۹۶۳ء میں مفتی صاحب نے جمعیت کی طرف سے ایوب خان حکومت کے غیر اسلامی عائلی قوانین کے خلاف ملک گیر تحریک چلائی۔ ۱۹۶۴ء میں آپ مصر کے صدر جمال عبدالناصر کی دعوت پر موتمر عالمی کانفرنس میں قاہرہ گئے اور عرب علماء کے سامنے اپنی عربی تقریر میں مفتی صاحب نے یہودی اور ہندو کو مسلمانوں کا دشمن قرار دیا اسرائیل اور بھارت کے خلاف مفتی صاحب نے مفصل خطاب کیا جس پر عرب علماء نے مفتی صاحب کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا لیکن بھارت کے آل انڈیا ریڈیو نے مسلسل ایک ماہ تک مفتی صاحب کا نام لے کر آپؒ کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ جاری رکھا تھا۔

☆ ۱۹۶۴ء میں مفتی صاحب نے پہلی بار قومی اسمبلی میں جمعیت علماء اسلام کی طرف سے اسلامی دفعات کے کئی بل پیش کیے۔

۱۹۶۵ء میں مفتی صاحب دوسری بار مصر عالمی مسلم کانفرنس سے خطاب کرنے گئے۔ ۱۹۶۶ء میں مفتی صاحب نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے غیر اسلامی نظریات کو دلائل سے گمراہ کن ثابت کر کے اس فتنہ کا خاتمہ کیا۔

۱۹۶۷ء ایوب خان حکومت کی طرف سے غیر شرعی مشینی آلات سے ذبح کو ناکام کیا۔ باقاعدہ شرعی فتویٰ دیا۔

☆ ۱۹۶۷ء میں ایوب خان حکومت کے ملتان میں جشن موسیقی رقص ناچ گانے کے سرکاری پروگرام کو ناکام بنایا۔ ۱۹۶۹ء میں ڈھاکہ میں جمہوری مجلس عمل کا قیام ہوا اور مفتی صاحب کو مرکزی رکن منتخب کیا گیا۔

☆ ۱۹۶۹ء میں مفتی صاحب نے ایوب خان کی گول میز کانفرنس میں پہلی بار جمعیت کی

طرف سے اسلامی نظام کے نفاذ پر مدلل دلائل دیے۔ ۱۹۷۰ء میں مفتی صاحب کو ۱۸ جماعتوں کے محاذ کا متفقہ صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۹۷۰ء ہی میں مفتی صاحب نے ڈیرہ اسماعیل خان کی سیٹ پر بھٹو کو ۲۲ ہزار ووٹوں سے شکست دی جبکہ مفتی صاحب کے خلاف امریکی سفیر فارلینڈ نے ڈیرہ کا انتخابی دورہ کیا تھا۔

☆ ۱۹۷۱ء میں بھٹو نے مفتی صاحب کو مرکزی وزارت پیش کی لیکن آپؒ نے مسترد کر دی۔

☆ ۱۹۷۲ء میں مفتی صاحب جمعیت کی طرف سے صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ بنے اور نو ماہ تک اسلامی احکامات کے تحت حکومت کی لیکن پھر مرکزی حکومت کی وعدہ خلافی اور زیادتی پر آپؒ نے وزیر اعلیٰ کا عہدہ چھوڑ دیا۔ بھٹو کے پرزور اصرار پر بھی آپؒ نے اپنا فیصلہ تبدیل نہ کیا۔ کرنل قذافی نے مفتی صاحب کے وزیر اعلیٰ بننے پر مبارکباد دی تھی۔

☆ ۱۹۷۳ء میں آپ کو سیاسی جماعتوں نے UDF کا نائب صدر منتخب کیا۔ ۱۹۷۴ء مفتی صاحب نے قومی اسمبلی میں جمعیت کے علماء کرام کی طاقت کے ذریعہ قادیانیوں کو بھٹو سے غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔ اور ختم نبوت کا ۹۰ سالہ مسلسل مسئلہ حل کیا۔

☆ ۱۹۷۷ء میں نو جماعتوں نے مفتی صاحب کو صدر منتخب کیا اور PNA کا دوبارہ صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۹۸۰ء میں مفتی صاحب کی قیادت میں ۸۰۰ علماء کرام کا قافلہ دارالعلوم دیوبند کے سو سالہ جشن میں شرکت کے لیے بھارت گیا۔ ۱۹۸۰ء میں بھی مفتی صاحب نے جنرل ضیاء الحق کی طرف سے اسلامی نظام کے نفاذ سے انحراف پر مارشل لا کے خلاف تمام سیاسی جماعتوں کو جمع کر کے MRD کا ڈرافٹ تیار کیا۔

☆ ۱۹۷۹ء میں روس نے اپنی مسلح فوج افغانستان میں داخل کی تو مفتی صاحب نے لاہور، پشاور، کراچی اور کوئٹہ میں جہاد کانفرنسوں کا انعقاد کیا اور شرعی جہاد کا فتویٰ دیا، جس سے مسلمان افغانستان جاکر جہاد کرنے پر تیار ہوگئے طالبان کی شرعی حکومت کے قیام میں پہلا بڑا حصہ مفتی صاحب کا ہے۔

☆ ۱۹۸۰ء ۱۴ اکتوبر کو جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں مفتی صاحب کو دل کا دورہ پڑا اور آپؒ کا انتقال ہوگیا۔ مفتی صاحب نے اکابرین علمأ دیوبند کے سیاسی اسلامی مشن کو تاحیات جاری رکھا۔ مفتی صاحب کی وفات کے بعد اسلام دشمن طاقتوں نے جمعیت علمأ اسلام پر بے شمار حملے کئے جمعیت کی سیاسی طاقت کے خاتمے کے لئے چاروں طرف سے بھرپور کوشش کی گئی لیکن اللہ کی رحمت اور علمأ کرام کے تعاون سے آج بھی جمعیت علمأ اسلام قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کی قیادت میں شرعی حکومت کے قیام کے لئے میدان میں موجود ہے۔

فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد

ملک و قوم اور عالم اسلام کے خلاف اس فتنے کی سازشوں سے باخبر رہنے کے لئے

کا مطالعہ کیجئے

تازہ شمارہ اپنے قریبی نمائندہ ختم نبوت سے طلب فرمائیں

رابطہ: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر رہ گزر ہے بند تری رہ گزر کے بعد   کوئی بھی در قبول نہیں تیرے در کے بعد
جو دیکھنے سے گنبد خضریٰ ہوئی نصیب   دل میں اتر گئی وہی ٹھنڈک نظر کے بعد
تیرے حضور تھے تو خبر تک نہیں ہوئی   کب آئی رات ؟ قبل سحر یا سحر کے بعد ؟
ایسا لگا پہنچ کے مدینے کہ جیسے ہم   واپس گھر اپنے آئے ہیں لمبے سفر کے بعد

ہیں بے شمار "ختم نبوت" کے جانثار
سر سینکڑوں کٹیں گے تمنا کے سر کے بعد

عبدالحق تمنا

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه (الحدیث)
"تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔"

اپیل مدرسہ بدر العلوم محمدیہ اپیل

اوستہ محمد ضلع جعفر آباد بلوچستان (ملحق وفاق المدارس عربیہ پاکستان)

مدرسہ ہذا ۱۹۷۰ء سے تاحال تشنگان علم کی پیاس بجھانے میں مصروف عمل ہے
حفظ' ناظرہ' عربی' فارسی تک تعلیم دی جاتی ہے۔ ۱۰۰ مقامی طلبا کے علاوہ ۷۰ طلبا مسافر زیر تعلیم ہیں۔
محنتی اور دیانتدار اساتذہ طالب علموں کی علمی پیاس بجھانے کے لئے ہمہ وقت مصروف ہیں

سالانہ خرچ ایک لاکھ چھبیس ہزار روپے ہے

بلوچستان جیسے بے آب وگیاہ اور پسماندہ علاقہ میں اللہ رب العزت کے بھروسے اور مخیر حضرات کے تعاون سے
یہ مدرسہ قرآن وسنت کی تعلیم وترویج میں مصروف ہے۔

ہذا مخیر حضرات سے بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے

نوٹ: مدرسہ کی مسجد بھی زیر تعمیر ہے

الداعی الی الخیر: صوفی محمد عالم مہتمم مدرسہ بدر العلوم محمدیہ اوستہ محمد ضلع جعفر آباد بلوچستان رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

زبان کی حفاظت

شاهینه قمر آسنسولوی

کسی بادشاہ نے ایک دن اپنے باورچی سے کہا کہ آج سب سے اچھی چیز پکاکر لاؤ۔ باورچی زبان پکاکر لے گیا دوسرے دن بادشاہ نے پھر کہا آج سب سے خراب چیز پکاکر لاؤ۔ باورچی دوسرے دن بھی زبان ہی پکار کر لے گیا۔ بادشاہ کو تعجب ہوا۔ اس نے دریافت کیا: یہ کیا؟ سب سے اچھی چیز بھی زبان اور سب سے خراب چیز بھی زبان؟ میری سمجھ میں نہیں آئی۔ وضاحت کرو۔ بارچی نے دست بستہ عرض کیا: جہاں پناہ! زبان ہی سب سے اچھی چیز ہے اسی کی بدولت انسان کو عزت ملتی ہے اسی کی بدولت انسان کے ناقابل معافی خطائیں بھی معاف کر دی جاتی ہیں۔ جہاں پناہ! آپ نے سنا ہوگا کہ جب پورس' سکندر کے سامنے حاضر کیا گیا تو زبان ہی کی بدولت سکندر نے اس کو معاف کر دیا۔ صرف معاف ہی نہیں کیا بلکہ اس کی مقبوضہ زمینیں بھی واپس کر دیں اور عزت واکرام کے ساتھ اس کو رخصت کیا۔

جہاں پناہ! اب میں سکے کا دوسرا رخ بھی دکھانا چاہتا ہوں۔ زبان ہی سب سے خراب چیز بھی ہے اس کی لغزشوں سے انسان بے عزت ہوتا ہے۔ عرش سے فرش پر پٹخ دیا جاتا ہے۔ بنی بنائی بات بگڑ جاتی ہے۔

بادشاہ بہت خوش ہوا اس نے باورچی کو انعام واکرام سے نوازنے کے ساتھ ساتھ اسے رئیس الطباخ کا خطاب بھی عطا کیا۔

میری بہو! جس نے اپنی زبان کی حفاظت کرلی وہ بہت ساری تکلیفوں اور پریشانیوں سے محفوظ رہا' زبان کی حفاظت کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ بالکل بولنا ہی بند کر دیں' کوئی کتنا ہی کچھ پوچھے نہ بولیں! نہ ہاں! کچھ جواب ہی نہ دیں یہ مطلب نہیں' بلکہ آپ بولیں اور خوب بولیں مگر بامقصد اور موقع محل کے اعتبار سے بولیں۔

زبان کی حفاظت کے سلسلے میں آپ کو کچھ کام کی باتیں بتانا چاہتی ہوں' امید ہے اگر آپ نے گرہ سے باندھ لیا تو دونوں جہان میں اس کا فائدہ آپ کو ملے گا۔

(۱)...... بہت زیادہ بولنے کی عادت نہ ڈالیں زیادہ بک بک کرتے رہنے سے کوئی نہ کوئی بات رنج اور تکلیف کی نکل ہی جاتی ہے زیادہ بولنے والے ہی زیادہ غیبت کرتے ہیں۔

(۲)...... اتنا کم بھی نہ بولیں کہ لوگ مغرور سمجھنے لگیں' کام کی باتوں میں بخل سے کام نہ لیں۔

(۳)...... جو بات بولیں صاف اور ٹھہر ٹھہر کر الفاظ چبا چبا کر یا منہ بنا کر باتیں کرنا عیب ہے۔

(۴)...... پرانی بات کا کسی کو طعنہ نہ دیں' یہ نہایت ہی گندہ اور قبیح فعل ہے۔

(۵)...... اپنی سسرال کی شکایت میکہ میں جاکر نہ کریں اور نہ ہی سسرال میں ہر وقت اپنے میکہ کی تعریفیں کریں' اس سے سسرال والوں کے دل میں کدورت بیٹھ جاتی ہے۔

(۶)...... نوکروں کو' بچوں کو' جانوروں کو' ہوا' دھوپ' بارش' موسم وغیرہ کو برا بھلا نہ کہیں۔

(۷)...... کسی سے کبھی کچھ ان بن ہو جائے تو اس کے خاندان کے عیب نہ نکالیں یا گڑے مردے نہ اکھاڑیں اس سے فتنہ ختم ہونے کے بجائے اور بھڑک اٹھتا ہے۔

(۸)...... گھر سے باہر کسی کو چلا کر نہ پکاریں بلکہ گھر کے اندر بھی تیز آواز سے باتیں کرنا بے شرمی کی بات ہے۔

(۹)...... بڑوں سے ہنسی یا غیر مہذب مذاق نہ کریں یہ بھی بے ادبی ہے۔

(۱۰)...... چھوٹوں کے سامنے بھی ہنسی مذاق کی باتیں زیادہ نہیں کرنی چاہئے اس سے وقار ختم ہو جاتا ہے۔

(۱۱)...... کسی کے بارے میں کوئی بات سنیں تو بغیر تحقیق کے دوسروں سے بیان نہ کریں' بعض اوقات بڑی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زبانوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تبصرہ کتب

مثنوی مولانا رومؒ کا آسان بامحاورہ ترجمہ۔ سبک سیل مثنوی

کتاب کا نام : سبک سیل مثنوی یعنی مثنوی مولوی معنوی

مصنف کا نام : مولانا جلال الدین رومیؒ

مترجم : محترم ولی الدین المعروف بہ حضرت ولی بھائی

تابع : کفایت پرنٹرز کراچی

ناشر : ایس ایم سعید کفایت اکیڈمی کراچی۔ لاہور پاکستان

بار اول : اگست ۱۹۹۹ء نظر ثانی شدہ ایڈیشن

ضخامت

جلد اول : دفتر اول ۳۸۶ دفتر دوم ۳۵۲، ۷۳۰ صفحات قیمت۔/۴۰۰ روپے

جلد دوم : دفتر سوم ۴۳۲ دفتر چہارم ۳۸۰، ۸۱۲ صفحات قیمت۔/۵۰۰ روپے

جلد سوم : دفتر پنجم ۴۴۰ دفتر ششم ۵۰۶، ۹۴۶ صفحات قیمت۔/۶۰۰ روپے

قیمت مکمل سیٹ۔/۱۵۰۰ روپے

مثنوی مولانا رومؒ کو دنیائے تصوف میں جو بے مثال مقام حاصل ہے۔ وہ ارباب فکر و نظر سے مخفی نہیں دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے بے شمار تراجم اور شرحیں لکھی جا چکی ہیں اور سینکڑوں سال سے اس جذب و گداز اور تاثیر نے دلوں کو مسخر کر رکھا ہے۔ مولانا رومؒ سراپا عشق اور ان کے کلام میں اول تا آخر عشق ہی کا پیغام ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر انسان کا دل عشق سے خالی ہے تو وہ انسان نہیں پتھر کا مت ہے۔ اگر کوئی قوم عشق سے تہی دامن ہے تو وہ محض راکھ کا ڈھیر ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام کو حکایتوں اور تمثیلوں کے پیرائے میں اس خوبی سے سمویا ہے کہ اہل دل پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور محسوس ہوتا کہ تصوف واخلاق اور نفسیات کے دقیق مسائل اور اسرار ورموز کا ایک بحر بے کراں ہے 'امڈا چلا آتا ہے۔ مولانا رومؒ کے کلام اور پیغام کو ایک عام قاری تک پہنچانے کی غرض سے ولی الدین المعروف حضرت ولی بھائی نے اس مثنوی کا آسان بامحاورہ اردو نثر ترجمہ کر کے۔ شریعت وطریقت اور علم و عرفان کے سب دریچے ہر خاص وعام کے لئے کھول دیئے ہیں۔ جو ان سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں۔ جس کا دل چاہے ان میں داخل ہو جائے اور خود بحر بیکراں بن جائے۔ جس کا جی چاہے اس میں جھانکے اور امواج خوبی کی لہروں سے قلب وروح کو تسکین پہنچائے۔

زیر تبصرہ سبک سیل مثنوی کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ پوری مثنوی پڑھنا ضروری نہیں بلکہ اس ترجمے کے کسی دفتر سے کوئی حکایت پڑھیے۔ آپ کو ذہنی اور روحانی تسلی ہوگی بلکہ بعض اوقات آپ کو محسوس ہوگا کہ یہ خود آپ کو خلش کا جواب اور نفس کی کوتاہیوں سے متنبہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ ترجمہ اس انداز سے کیا گیا ہے کہ اصل کی ظاہری اور معنوی خوبیوں کے ساتھ اس روحانی فیض کی دل آویزی جاری وساری ہے اور یہی ترجمہ کی اصل خوبی ہے اور یہ اس وقت ممکن ہوتا ہے جب سرچشمہ فیض سے یکسانیت ہو۔ مقصود ایک ہو اور مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرب ہی مقصد حیات ہو اور جب یہ توحید کا سرچشمہ ہاتھ آجاتا ہے تو مترجم نہیں رہتا بلکہ اس کے نالے ونغمے ندائے حق بن جاتے ہیں اور ہر دل کے دریچے کھول دیتے ہیں۔

غرض مولانا رومؒ نے جس جذبہ خیر خواہی سے اس حقیقت کو بیان کیا تھا' بھائی ولی الدین نے کچھ اس فہم۔ محبت انسانیت اسی جذبہ ایمانی سے اس کی ترجمانی کی ہے۔ یہ محض توفیق الٰہی ہے جو فیضان روح کی صورت ہوئی' ولی الدین المعروف بہ حضرت ولی بھائی ۱۹۱۵ء ضلع علی گڑھ کے ایک معزز زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد متقی' پرہیزگار اور سلسلہ قادریہ کے پیروکار تھے۔ اس دور کی روایات کے برعکس باقاعدہ مغربی تعلیم حاصل کی اور علی گڑھ یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی کیمسٹری کی ڈگری حاصل کی پھر کچھ عشق کیا اور کچھ کام کیا۔ عشق علم سے کیا اور کام خلق خدا کی بہتری کے لئے بالآخر مختلف مراحل سے گزر کر ۲۱ ستمبر ۱۹۹۴ء کو مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے زیر تبصرہ تصنیف۔ "سبک سیل مثنوی۔" مصنف مرحوم کی پندرہ سالہ عرق ریز کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ان کی نظر اور سیر حاصل مطالعے کی افقی بلندیوں کے باعث مثنوی مولانا رومؒ کی یہ تفسیر دلکش پیرائے اور عام فہم زبان میں ہے۔ مثنوی کے اشعار اور اشاروں کے رموز کچھ اس سادگی و پرکاری سے افشاء ہوئے ہیں کہ عام قاری بھی ان سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ ولی الدین صاحب۔ زیر تبصرہ کتاب کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں تصنیف کیں حرر خامہ۔ کن فیکون۔ حکمت فروغ کن اور چار اسلام زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ مصنف مرحوم نے جہاں مولانا رومؒ کا کلام عام قاری تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح ناشر کفایت اکیڈمی کے ایس ایم سعید نے "سبک سیل مثنوی" شائع کر کے اسلامی پیغام کو پھیلانے کی سعادت حاصل کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مترجم' مصنف مرحوم اور ناشر کو اپنی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے مکمل استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اخبارِ ختمِ نبوت

مرزائیت کا ’’شکار‘‘ عنایت چیلنج کے باوجود عالمی مجلس کے مبلغین کو دیکھ کر بھاگ نکلا

رپورٹ:۔(مولانا فقیر اللہ اختر) گوجرانوالہ چوٹڑہ کے نواح میں واقع چھوٹے سے گاؤں کوٹلی جوشن چاہ جناں میں ویسے تو ایک ’’مرتد گھرانہ‘‘ گاؤں سے علیحدہ زندگی گزار رہا تھا۔ گاؤں کے چند مذہبی طور پر غیرت مند لوگ ان سے نفرت کرتے تھے۔ ایک شخص جو مقامی مسجد کا موذن اور بڑا عابد وزاہد سمجھا جاتا ہے۔ اس نے غیر متوقع طور پر مرتد ہونے کا اعلان کر دیا۔ پورا کا پورا گاؤں حیرانی کے عالم میں ڈوب گیا۔ لوگوں کے سمجھانے پر وہ بپھر گیا اور لوگوں کو چیلنج دینے لگا۔ مقامی حضرات کے علاوہ نواحی گاؤں منڈیالہ کے غیرت مند نوجوان محمد صغیر اور محمد بشیر نے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے علماء سے رابطہ کیا جس کا نوٹس لیتے ہوئے مولانا عارف ندیم‘ مولانا فقیر اللہ اختر‘ مولانا بشیر احمد قاسمی اور مولانا شفیق ربانی اور مولانا افتخار شاکر وہاں پہنچے اور مرزائیوں کو للکارا مگر دجال قادیانی کے چیلے بھاگ نکلے علماء نے مقامی لوگوں کو ختم نبوت کی اہمیت کے بارے آگاہ کیا اور قادیانیوں کو وارننگ دی کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو مت پھیلائیں اور عنایت مرتد کو خبردار کیا کہ اگر وہ قادیانیت کی تبلیغ میں ملوث رہا تو اس کے خلاف دفعہ 298C کے تحت مقدمہ درج کرا دیا جائے گا۔

تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس کوٹ ہرا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ ہرا کے زیر اہتمام مجاہد ختم نبوت ٹیپو سلطان شہید کی یاد میں تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس کوٹ ہرا میں محمد افضل مخدوم کی زیر صدارت ہوئی۔ جس سے خطیب پاکستان مولانا عبدالحمید وٹو‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر‘ مجاہد ختم نبوت مولانا حافظ محمد ثاقب‘ حرکۃ المجاہدین کے رہنما مولانا غلام اللہ‘ کے علاوہ مولانا افضال احمد کھٹانہ‘ مولانا منصور احمد رانجھا‘ صوفی اصغر علی اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کے انتظام وانصرام میں مجلس کوٹ ہرا کے رہنما ماسٹر ذوالفقار علی اور ان کے ساتھیوں ندیم حسین باجوہ‘ علی حیدر چٹھہ‘ ڈاکٹر امان اللہ‘ سید حفیظ اللہ شاہ‘ الطاف حسین چیمہ‘ مولانا محمد اشرف مخدوم‘ حاجی محمد انور‘ نجیب اللہ‘ مقبول احمد‘ گلزار احمد‘ سمیع اللہ نمبردار‘ زاہد عباس‘ ملک شاہد‘ امان اللہ‘ ملک محمد قاسم‘ شہباز احمد‘ سجاد احمد‘ حسنین زمان مستری نصر اللہ‘ کاشف زمان گوندل‘ مظہر حسین‘ غلام رسول‘ حبیب اللہ چٹھہ‘ شبیر احمد چٹھہ‘ رجب علی چٹھہ‘ غضنفر علی گھمن‘ افتخار احمد قصاب‘ ماسٹر عارف محمود اور محمد عارف عدیل نے بھرپور تعاون کیا۔

چھٹی سالانہ ختم نبوت چیچہ وطنی

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۳۰/اکتوبر ۹۹ء کو کمی مسجد بلاک نمبرا چیچہ وطنی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب کہروڑپکا تھے۔

اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی اور مولانا عبدالحکیم نے خطاب کیا اور عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی اور مولانا محمد شریف ماہی اور مولانا عبدالباری نے اپنی نظموں سے عقیدہ ختم نبوت کا اظہار کیا۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا ضیاء الدین آزاد نے ادا کیے۔ کانفرنس رات ۱۱ بجے کے بعد حضرت امیر مرکزیہ کی خصوصی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ ۲۹/اکتوبر کو ساہیوال تشریف لائے اور ۳۰/اکتوبر کو صبح بستی سراجیہ (چک نمبر 42/12) میں حافظ عبدالرشید صاحب کی رہائش (مدرسہ عربیہ رحیمیہ) میں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حاجی محمد ایوب صاحب کے ہاں قیام کیا۔ اگلے روز حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ چیچہ وطنی شہر کی قدیم مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ میں تشریف لے گئے اور مسجد کے جدید تعمیراتی کام کا جائزہ لیا اور تعمیر کے سلسلہ میں خصوصی دعا فرمائی۔ واضح رہے کہ یہ مسجد مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا عبدالرحمن میانویؒ کے دور سے ختم نبوت کا مرکز چلی آرہی ہے اور اس کے بانی حضرت مولانا غلام محمدؒ بانی خانقاہ سراجیہ کندیاں تھے۔ اس کے بعد حضرت امیر مرکزیہ گوجرہ اور وہاں سے ٹوبہ ٹیک سنگھ تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حضرت امیر مرکزیہ کے ہمراہ صاحبزادہ نجیب احمد صاحب اور میاں اعجاز سرگانہ بھی ہمراہ تھے۔ اس کانفرنس کے انعقاد میں مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے ناظم اعلیٰ قاری زاہد اقبال ناظم تبلیغ مولانا عبدالباقی۔ ناظم مالیات حاجی محمد ایوب۔ مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے مبلغ مولانا عبدالحکیم۔ ناظم نشریات محمد بلال منٹ اور نمائندہ ہفت روزہ ختم نبوت حافظ حبیب اللہ چیمہ نے بھرپور محنت کی اور الحمدللہ کانفرنس بخیر و خوبی کامیاب رہی۔

چھٹی ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی میں منظور کی جانے والی قرار دادیں

چیچہ وطنی (حبیب اللہ چیمہ) نواز شریف کو اسلام دشمن قوتوں کے "اسلام کرش" پروگرام پر عمل پیرا ہونے کی سزا ملی ہے اور دینی قوتوں نے بہت پہلے نواز شریف کو بتا دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیر اہتمام مکی مسجد میں منعقدہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبدالحکیم' مولانا ضیاء الدین آزاد' مولانا عبدالمجید' قاری محمد سرور' قاری محمد اقبال اور مولانا عبدالباری نے کیا۔ جبکہ کانفرنس کی صدارت تحریک ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے کی۔ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ایک ایسا مسئلہ ہے کہ تمام مسلمان اس پر متفق ہیں لیکن سابق حکمران طبقہ نے اندرون خانہ "ناموس رسالت" بل ختم کرنے کا پروگرام بنا رکھا تھا لیکن انہیں اس کام کی مہلت نہ مل سکی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ محمد علی جناح کو کافر سمجھنے والے مسٹر ظفر اللہ قادیانی نے اپنے عہدہ کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بیرون ممالک سفارتخانوں میں قادیانیوں کو تعینات کیا۔ اگر حکمران قیام پاکستان کے وقت قادیانیوں کی سرپرستی نہ کرتے تو منکرین ختم نبوت کا یہ گروہ چند سالوں میں اپنی موت خود ہی مر جاتا۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔ (۱) نیشنل سیکورٹی کونسل میں کسی قادیانی یا قادیانی نواز کو شامل نہ کیا جائے۔ (۲) وفاقی اور صوبائی کابینہ میں کسی قادیانی کو شامل نہ کیا جائے۔ (۳) فوج اور دیگر اعلیٰ عہدوں پر تعینات قادیانی افسروں کو برطرف کیا جائے۔ (۴) امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کروایا جائے۔ (۵) چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں 37/1107 میں ساہیوال کا ڈاکٹر داؤد قادیانیت کی کھلے عام تبلیغ کرتا ہے۔ جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے اسے روکا جائے۔ (۶) ہڑپہ کے نواحی گاؤں 6/1107 میں قادیانی عبادت گاہ کی شکل تبدیل کروائی جائے۔ (۷) چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں 55 "لکڑی" میں قادیانی مسجد کی شکل میں عبادت گاہ تعمیر کر رہے ہیں اس کی تعمیر روکی جائے۔ کانفرنس امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی دعا سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دنیا بھر میں قادیانی اپنی آمدنی کا ایک وافر حصہ قادیانیت کے فروغ کے لئے اپنی جماعت کے خزانے میں جمع کراتے ہیں، کیا آپ نے کبھی سوچا کہ آپ اس کے سدباب کے لئے کیا کرتے ہیں؟

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اخترؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۲۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۰۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۶	تحفہ فار قادیانیت (انگلش)	〃 〃 〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات و نزول اکابر امت کی نظر میں	〃 〃 〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
۱۰	〃 〃 جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۲	تحریف بائیبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع و نزول مسیحؑ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گرداسپوریؒ	۲۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھریؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۲۰	قادیانی افسانے	〃 〃 〃	۴۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۶۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃 〃 〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہر چہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمٰن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۴۰
۳۲	الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	مولانا سید حسین احمد مدنیؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد خان	۵۰

نوٹ: کتب بذریعہ ڈاک منگوانے پر بائیس روپے فی کلو علاوہ قیمت کتاب ہے۔
وی پی کی سہولت ممکن نہیں۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

مکتبہ لدھیانوی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اہم مطبوعات

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصنیفات

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد اول)	130روپے	سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ	65 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد دوم)	130روپے	حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)	150 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد سوم)	130روپے	اصلاحی مواعظ	130 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد چہارم)	110روپے	دنیا کی حقیقت	160 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد پنجم)	155روپے	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات	150 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد ششم)	155روپے	تحفہ قادیانیت (تین جلدیں)	500 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد ہفتم)	190روپے	ملفوظات عارفی (مولانا منظور احمد الحسینی)	100 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد ہشتم)	190روپے	نشر الطیب (از حضرت تھانویؒ)	100 روپے
آپ کی مسائل اور ان کا حل (مکمل سیٹ)	1190روپے	1 عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اہم مطبوعات	
اختلاف امت اور صراط مستقیم (مکمل)	160روپے	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے (محمد فیاض)	150 روپے
عصر حاضر احادیث نبوی ﷺ کے آئینے میں	36 روپے	قادیانیت کا علمی محاسبہ (محمد الیاس برنی)	300 روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (بڑی)	85 روپے	رئیس قادیان (مولانا محمد رفیق دلاوریؒ)	150 روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (چھوٹی)	50 روپے	تاریخی قومی دستاویز (مولانا اللہ وسایا)	150 روپے
شخصیات و تاثرات	130 روپے	تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول	
رسائل یوسفی	130 روپے	کی سزا (ایچ ساجد اعوان)	200 روپے
شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم	160 روپے	ثبوت حاضر ہیں (محمد متین خالد)	300 روپے
اطیب النغم	45 روپے	قادیانیت سے اسلام تک (محمد متین خالد)	200 روپے

مکتبہ لدھیانوی، مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان فون نمبر:۔ 514122

فون نمبر:۔ 7780337 - 7780340

رمضان المبارک

قمر حجازی، اوکاڑہ

مبارک ہو کہ آیا ہے مہینہ رحمتوں والا!
مسرت ساتھ لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

گناہ گاروں کو رحمت اپنے دامن میں چھپالے گی
اسی خاطر تو آیا ہے مہینہ رحمتوں والا

نمازی جوق در جوق اب چلے آئیں گے مسجد میں
زہے قسمت کہ آیا ہے مہینہ رحمتوں والا

عبادت کرنے والوں کی مسرت کا ٹھکانہ کیا!
لئے شب قدر آیا ہے مہینہ رحمتوں والا!

خدا خود روزہ داروں کو صلہ دے گا عبادت کا
یہ مژدہ ساتھ لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

مقید ہوگا شیطاں، بند ہوگا در جہنم کا!
نوید خلد لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

مسلمانو! ہو قرآن نازل اس مہینے میں
عجب سوغات لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

قمر صبح و مسا چھوٹے بڑے خوشیاں مناتے ہیں
ہلال عید لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرونِ ملک و بیرونِ ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدّباب کیلئے کوششیں

- اندرونِ ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،
- انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،
- اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور ردِ قادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی
- اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام
- چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دارالمبلغین کا قیام
- ردِ قادیانیت، نزولِ مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیلِ زر کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122

اکاؤنٹ نمبر 3464- UBL حرم گیٹ برانچ ملتان، پنجاب بینک 310 - NBL 7734 حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340

اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.